Vol II
No 30



Thursday,
17th July, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 17th July, 1952

(THIRTIETH DAY OF SECOND SESSION)

THE ASSEMBLY MET AT TWO OF THE CLOCK

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : Let us take up questions.

SHRI K. C. WADIA

*351. *Shri L. R. Ganeriwal* (*Ramayanpet*) : Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state :—

(1) What are the names of the industrial concerns examined by Shri K. C. Wadia ?

(2) Whether the irregularities placed by him before the Board of Directors were brought to the notice of the General Body ?

(3) If not, why not?

(4) What was the expenditure incurred on Mr. Wadia and his staff ?

(5) Whether the expenditure was borne entirely by the Government or whether there were any contribution collected from the concerns inspected by him ?

(6) Whether it is a fact that some of the Managing Directors of such concerns acted against the interests of share-holders?

(7) If so, what action was taken to avoid such irregularities ?

کامرس اینڈ انڈسٹریز منسٹر (شری وبائك راؤ) - سوال کیا گیا ہے کہ شری کے ۔ سی واڈیا نے کون کون سی کمپنیوں کے اکاؤنٹس کو اگزامن کیا ۔ اسکی لسٹ لمبی ہے تا ہم میں پڑھکر سناتا ہوں ۔

۱ - دی نیشنل مولڈ پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۲ ۔ دی نظام شوگر فاکٹری لمیٹڈ ۔

۳ ۔ حیدرآباد وجیٹبل پراڈکٹس لمیٹڈ

۴ ۔ حیدرآباد لائیوسٹاک پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۵ ۔ دی دکن پورسلین اینڈ پاٹریز لمیٹڈ

۶ ۔ ناچ گلاس ورکس لمیٹڈ ۔

۷ ۔ حیدرآباد اسٹیل اینڈ وائر پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۸ ۔ حیدرآباد اسبسٹاس سمنٹ پراڈکٹس لمیٹڈ

۹ ۔ حیدرآباد کیمیکل اینڈ فارماسوٹیکل ورکس لمیٹڈ ۔

۱۰ ۔ دی سی بی ائل کلاتھ اینڈ الائیڈ پراڈکٹس لمیٹڈ

۱۱ ۔ دی دکن ماربل اینڈ مائنگ کمپنی لمیٹڈ

۱۲ ۔ دی پراگا ٹولس کارپوریشن لمیٹڈ ۔

۱۳ ۔ دی فائن ہوزیری ملز لمیٹڈ ۔

۱۴ ۔ دی حیدرآباد ٹائر لمیٹڈ ۔

۱۵ ۔ دی اعظم فائر ورکس لمیٹڈ ۔

۱۶ ۔ دی حیدرآباد ٹن پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۱۷ ۔ دی حیدرآباد ٹکچررس لمیٹڈ ۔

۱۸ ۔ دی حیدرآباد آئیل اینڈ پینٹ کمپنی لمیٹڈ ۔

۱۹ ۔ دی چیدر کاسٹ پریس لمیٹڈ ۔

۲۰ ۔ دی سرامک اینڈ لائم انڈسٹری لمیٹڈ ۔

۲۱ ۔ دی حیدرآباد اسٹارچ پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۲۲ ۔ دی دکن پورسلین اینڈ انامل ورکس لمیٹڈ ۔

۲۳ ۔ دی نائٹرو کیمیکل اینڈ سینتھٹک پراڈکٹس لمیٹڈ ۔

۲۴ ۔ دی سالٹ اینڈ کیمیکل ورکس لمیٹڈ ۔

۲۵ ۔ دی ریفائنر لمیٹڈ ۔

۲۶ ۔ دی وہائٹ کارڈ بورڈ کمپنی لمیٹڈ ۔

۲۷ ۔ ناچ کلے ورکس لمیٹڈ ۔

۲۸ ۔ دی ڈسوسر لمیٹڈ ۔

۲۹ ۔ دی اعظم اسلم پریس ۔

۳۰ ۔ دی سرپور پیپر ملز لمیٹڈ ۔

۳۱ ۔ دی سگاریٹ کالرپر کمپنی لمیٹڈ ۔

۳۲ دی حیدرآباد کیمیکل اینڈ فرٹیلائزرز لمیٹڈ

۳۳ دی حیدرآباد آلوین میٹل ورکس لمیٹڈ

جو اررگولاریٹیز (Irregularities) ان کمپنیوں کے کاروبار میں ہوئی ہیں ان کو بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سامنے رکھا گیا اور ان کے بارے میں کارروائی کرنے کے لیے کہا گیا ہے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا جنرل باڈی میٹنگ میں ان چیزوں کو رکھا گیا کسی کمپنی کی جنرل باڈی میٹنگ میں ان چیزوں کو نہیں رکھا گیا کیونکہ یہ کام بورڈ آف ڈائرکٹرز کا ہے یہ بھی پوچھا گیا کہ گورنمنٹ ممبر نے ان چیزوں کو جنرل میٹنگ میں رکھنے کی کیوں کوشش نہیں کی اس کا جواب دیا گیا ہے کہ سکے معلومات اسس وغیرہ لینے کا کام بورڈ آف ڈائرکٹرز کا ہے گورنمنٹ کے ممبر اسی قدر کرسکتے ہیں کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز کو توجہ دلائیں یہ پوچھا گیا کہ جب کے سی واڈیا حیدرآباد کو بے تو ان کے ڈنر پر معمول سے کیا خرچ عائد ہوا جب واڈیا حیدرآباد آئے تو ان کے لیے کل خرچ (۸ ۲ ۹٫۴۳) عائد ہوا اور یہ خرچ اسٹیٹ گورنمنٹ پر پڑا

سری است ر نڈی کیا آنریبل منسٹر بتا سکتے ہیں کہ نظام شوگر فیکٹری کے جو اررگولاریٹیز کی رپورٹ نہیں

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल – मेरे सवाल के जुज़ नंबर (६) का उत्तर नहीं मिला।

سری وینکٹ راؤ معافی چاہتا ہوں یہ پوچھا گیا ہے کہ اگر منیجنگ ڈائرکٹرز کمپنیوں کے مفاد کے خلاف کام کریں تو ان کے بارے میں کیا کارروائی کی جاتی ہے جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈائرکٹرز کو ہدایات دی گئی ہیں کہ جہاں تک ہوسکے کمپنی لا اور میمورنڈم اور ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز کی پابندی کریں کمپنیوں کے کیپٹل کو خرچ کرنے سے پہلے اسکی اچھی طرح جانچ کریں اور بالا یہ خرچ کا اندازہ اگر تیار نہ ہو تو جلد تیار کرکے جنرل باڈی میٹنگ کے سامنے رکھ دیں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ ہر دو مہینہ میں ایک مرتبہ تیار شدہ اور بکری شدہ مال کے حسابات منافع اور نقصان کے نقشے بورڈ کے سامنے رکھوایا کریں اور اس بات کی جانچ کریں کہ اگر مال گوداموں میں جمع ہوگیا ہے اور اسکی بکری نہیں ہو رہی ہے تو اسکی وجہ کیا ہے اوس کا بیجا خرچ کہاں ہورہا ہے ۔ اور اسکی بکری کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں وغیرہ وغیرہ ۔

سری است ر نڈی ( ) میرا سوال یہ تھا کہ کیا آنریبل منسٹر بتا سکتے ہیں کہ بودھن نظام شوگر فیکٹری کے اررگولاریٹیز کے متعلق انہوں نے کوئی رپورٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سامنے پیش کی ہے

شری وینکٹ راؤ لسٹ کے آئٹم نمبر (۲) میں نظام شوگر فیکٹری کا ذکر کیا ہے

श्री माणिकचंद पहाडे (फुलमरी) क्या जिन सब में गवर्नमेंट के शेयर्स हैं ? और क्या जिनमें से बाज़ को लोन दिया गया है ?

سری و نا لك راؤ کچھ ہ کچھ برس ھر ک بن ہے ی میں سرر ھیں
کسی کو لون دیا گیا ہے

سر یمی لکسمی بائی (سورہ) کیا یودھی سوگر با کری کی طرح سالار جنگ
سوگر فیاکٹری سے گورنمنٹ کو کوئی تعلق ہے ؟

سری وبا لك راؤ ہ سول نہیں پوچھا گیا تھا سول تھا کہ کے سی واڈیا ے
کون کون سی کمپنیوں کے حسا اب دیکھے

سر یمی لکسمی بائی ہ میں انفرمیشن کےلیے پوچھ رھی ھوں کہ کیا گورنمنٹ کا
اس سے تعلق ہیں

سری و ا لك راؤ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نک الگ ال لکھکر اسپکر
صاحب کے پاس بھیجدیا جائے و سوال جب میرے پاس آیگا و میں جواب دونگا

Hyderabad Steel and Wire Products Ltd

*360 *Shri M Butchiah (Sirpur)* Will the hon Minister for Commerce and Industries be pleased to state —

Whether the Hyderabad Steel and Wire Products Ltd erected at Mancherial is working ?

شری وبا لك راؤ حیدرآباد اسٹیل بنڈ و ر رڈکٹس لمیٹڈ اس وقت بند ہے اس
میں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے

سری ا م بچیا اسکی وجہ کیا ہیں بند کیے ہیں؟

شری و لك راؤ ا کی کوئی یک وجہ نہیں بہت سی وجوہات ھیں بڑی وجہ
تو یہ ہے کہ سکے منیجنگ ڈ رکٹر جو ہے و پاکستان بھاگ گیے ھیں اسکے کارو ر
چلانے کےلیے دو ریے انتظامات کیے گیے لیکن جو مشنری تھی و ہ ی اچھی نہیں تھی
کہ اوس سے ا مد ھوسکے اسکے علاو اس وقت ڈپریسیشن (Depreciation
بھی شروع ھوگیا ا سیے کارخانوں کے بند ھونے کے جو وجوہات ھوا کرتے ھیں وہی
اسکے بھی ھیں

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल – बोर्ड आफ डायरेक्टर्स म क्या गवर्नमेंट के रिप्रेजेंटेटिव्ह भी ह ?

شری و نا لك راؤ اس میں دو ریپریسنٹیو ہے جو کہ جو لون (Loan)
گورنمنٹ نے دیا و پورا پورا واپس ھوگیا اس واسطے اب کوئی خاص حصہ گورنمنٹ کا
اس میں نہیں ہے

श्री लक्ष्मीनिवास गनरीवाल जिसम गव्हनमट के कितन सस (Shares) ह ?

سری وی بی راؤ گورنمنٹ کے س مس رر ں ھے ملکه ک لاکھ ہ رر
روسه لوں دیا گیا تھا جو کمپنی کا سامان ح کر د کے د گیا

سری ام بھا کہ گورنمنٹ کا رد سکو دو بار چلائے کا ہے ؟

سری وی بی راؤ گورنمنٹ کے رد کا تعلق نہیں ہے لکہ بورڈ جو تصفیہ کریگا
اس پر عمل ہوگا

سری ام بھا س بں کسے مزدور کام کر رہے ھیں ؟

سری وی بی راؤ یہ سول پیدا نہیں ہوا

سری ام بھا کیا یہ صحیح ہے کہ مل کی بلڈنگ کرایہ پر دیگی ہے ؟

شری وی بی راؤ ہاں دیگی ہے

شری گوپال ریڈی (سدی سہو) کیا کمپنی وینڈ اپ (Wind up)
کی جا رہی ہے ؟

سری وی بی راؤ سکی مجھے اطلاع ہیں و ڈ آف ڈ ئرکٹرس سے پوچھا جاسکتا ہے

سری گوپال ریڈی س کو کرایہ پر دینے کا اختیار بورڈ آف ڈ ائرکٹرز کو ہے یا
حکومت کو ؟

سری وی بی راؤ بورڈ اف ڈ ئرکٹرس کو اس کا اختیار ہے

State Funds in London Banks

*361 *Shri M Butchiah* Will the hon Minister for Finance be pleased to state —

(1) What is the total amount of State Funds held by London Banks?

(2) Whether it is a fact that a part of the funds has been misappropriated by Shri Moin Nawaz Jung who is now in Pakistan?

The Finance Minister (Dr G S Melkote) (a) The total amount of the State Funds held by London Banks is £1 42 millions out of which £1 01 millions are with the Westminster Bank London and £ 41 millions with Barclay Bank

(b) The total amount of £ 1 01 millions, which was originally held by the Westminster Bank in the name of the Finance Minister Hyderabad Government was later transferred by Moin Nawaz Jung in his personal name and after

the Police Action transferred in the account of the Pakistan High Commissioner in London with that bank

سری عبدالرحمن کیا سکے و سی کی کارروائی ہو رہی ہے

Dr G S Melkote Yes

سری عبدالرحمن کیا یہ صحیح ہے کہ و سی رقم کے یہ بس حیدرآباد حکومت کے اب تک لاکھوں روپیہ خرچ ہو گئے ہیں ؟

Dr G S Melkote The necessary amounts have been spent

سری عبدالرحمن و سی رقم کے معاملہ میں جو رقم خرچ ہوئی سکی مدد ر کیا ہے؟

Dr G S Melkote Notice please

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल – जो रकूमात लंदन और पाकिस्तान मे ह जिन दोनो के मुताबिक कारवाली हो रही ह या सिफ लदन म जो रकम ह अुस हदतक कारवाली हो रही ह ?

Dr G S Melkote Only with regard to the amounts that are deposited in London Banks

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल – पाकिस्तान की रकम के बारे म क्या कारवाली हो रहीह ?

Dr G S Melkote The Indian Government are taking necessary action in the matter

سری عبدالرحمن کیا اس رقم کے واپس ملنے کی امید ہے ؟

Dr G S Melkote Yes

سری عبدالرحمن خرچ کرنے کے لئے کس نے حکم دیا تھا ؟

ڈاکٹر جی ایس ملکوٹے اس وقت کی گورنمنٹ نے

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल क्या मोमिन नवाजजग की यहा कोअी जायदाद नही ह ?

ڈاکٹر جی ایس ملکوٹے اواکوئی پراپرٹی (Evacuee Property) میں ہے

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल कितनी मालियत की है ?

Dr G S Melkote Notice please

Short Notice Questions and Answers

Stone Quarries

Mr Speaker There is one short notice question by Shri S Rudrappa.

Sh. S. Rudrappa (Chitapur): Will the hon. Minister for Commerce and Industry be pleased to state —

(*a*) Whether it is a fact that Government have decided to give stone quarries ranging from Shahabad to Tandur on a contract basis for a period of 20 years?

(*b*) If so what are the conditions of such a contract?

(*c*) Whether the royalty levied varies to the type of stone?

(*d*) Whether and if so in what way the labourers are benefited by such a long term contract?

(*e*) Whether the Government would get more income by such a contract?

(*f*) If so to what extent?

شری وی بی راجو: آپکے سوال کے پہلے حصہ کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں یہ صحیح ہے سرکار نے شاہ آباد اسٹون کوآریز کے سلسلہ سے سالانہ ہراج کی پالیسی بدل دی اور اب وسیع ایریا میں شاہ آباد کے پتھر نکالنے کا ٹھیکہ دینے کی منظوری دی ہے پرانے طریقہ میں بہت سی کٹھنائیاں تھیں مثلاً یہ کہ ہر بار لیکوں کی تبدیلی سے ٹھیکہ دار مزدور برابر سپلائی نہیں کرسکتے تھے اور نہ ہتھیاروں و اوزاروں کا اپیوگ نہیں کر سکتے تھے جسکی وجہ سے پتھر بھی خراب ہوتے تھے اور کام بھی کم ہوتا تھا لیبر کی حد تک کارخانہ داروں کو مزدور مہیا کرنے کے لیے ٹھیکہ داروں کو مجبور نہیں کیا جاسکتا تھا دوسرے حصہ کا جواب یہ ہے کہ منرل کنسیشن رولس بابتہ سنہ ۱۹۴۹ ع (Mineral concession Rules 1949) کے تحت دیے جاسکیں شرائط میں ان قانونوں کی پابندی لازمی کردی گئی ہے تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ رائلٹی کے ریٹ کی تجویز نہیں ہے پر سو اس تجویز سے کسی صورت میں بھی سرکاری آمدنی میں کمی نہیں ہوگی جو اس سمے ہو رہی ہے چوتھے جزو کا جواب یہ ہے کہ اسکی وجہ سے مزدوروں کی بھلائی ہوگی ٹھیکہ داروں میں لیبر کا آرگنائزیشن ہوگا اور گورنمنٹ مالکوں کو مجبور کرسکیگی کہ وہ ان سب ضروریات کو مہیا کریں جو ٹھیکہ دار کے مزدوروں کے لیے ضروری ہوں۔ مثلاً مکانات کا انتظام پانی کا انتظام۔ صحت کی نگرانی وغیرہ وغیرہ جزو نمبر (ہ) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا اس سے گورنمنٹ کی آمدنی بڑھے گی اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جاسکتا جب وہ مستری جس کی وجہ سے کاروبار میں بڑھوتری ہوگی سامنے آئیگی تب ہی یہ معلوم ہوگا

شری ویریندر پاٹل: ۲۰ سال کے لیے جو ٹھیکہ (Contract) دیا جانے والا ہے وہ کس کو دیا جائیگا پرائیویٹ کنسرن (Private Concern) کو یا جوائنٹ اسٹاک کمپنیز (Joint Stock Companies) کو۔ اسکے متعلق گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟

شری ونایک راؤ ودیالنکار: گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ کسی ایک کمپنی یا کسی ایک انڈیویجول (Private individual) کو دیا جائے بلکہ پبلک باڈیز (Public Bodies) ملا جلا اسٹاک کمپنی کو دیا جائے۔ جنرل کنسیشن رولس سنہ ۱۹۴۹ء کے تحت یہ کنسیشن دیا جاتا ہے اور جس ایک کو یہ کام دیا جاتا ہے اسکی نسبت یہ دیکھا جاتا ہے کہ پہلے سے کاروبار کا تجربہ ہے اور وہ اس میں مہارت رکھتے ہیں یا نہیں۔

شری وی ڈی دیشپانڈے: اب جسے کنسیشن دیا جا رہا ہے وہ جوائنٹ اسٹاک کمپنی ہے کہ آیا یہ کمپنی کیا یہ صحیح ہے کہ ۲ آدمیوں کی کمپنی ہے اور اسکے کوئی شیئر ہولڈرس نہیں ہیں؟

شری ونایک راؤ ودیالنکار: ابھی تو کسی کو نہیں دیا جا رہا ہے۔ ہمارے پاس جو کنسیشن کے لئے آئے ہیں وہ جوائنٹ اسٹاک کمپنیز ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ زیادہ تر شیئر ہولڈرس وہی ہیں جو اس دھندے میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اسکے دیتے وقت یہ ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ وہ دھندا جانتے ہیں یا نہیں۔ اسکے شیئر بازار میں خرید سکتے ہیں۔

شری ویر بدر پٹیل: اگر آپ اس جوائنٹ اسٹاک کمپنی اور کوآپریٹو سوسائٹی دونوں اپر (Offer) دیں تو آپ کسکو ترجیح دینگے؟

شری ونایک راؤ ودیالنکار: جس وقت دونوں آ جائینگے اور ہمارے سامنے آئینگے تب اُنکے حالات کے لحاظ سے ترجیح دینے کا مسئلہ طے کیا جائیگا۔

شری وی ڈی دیشپانڈے: کیا حکومت دونوں کو دینے کے بارے میں سوچ سکتی ہے؟

شری ونایک راؤ ودیالنکار: میں سمجھتا نہیں کہ کیسے دینگے۔

شری وی ڈی دیشپانڈے: ہوسکتا ہے کہ ایک ہی ایریا میں دونوں کام کر رہے ہیں۔

شری ونایک راؤ ودیالنکار: ایک ایریا میں دونوں کیسے کام کرسکیں گے۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ ایک میان میں دو تلوار نہیں رہ سکتے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے جہاں کوآپریٹو سوسائٹی اچھی ہوگی وہاں اسکو دیا جائیگا اور جہاں جوائنٹ اسٹاک کمپنی اچھی ہوگی وہاں اسکو دیا جائیگا۔ اگر گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہو کہ جہاں تک ممکن ہو کوآپریٹو سوسائٹی کو زیادہ ترجیح دی جائے تو ضرور اس کا کچھ نہ کچھ خیال رکھا جائیگا۔

شری ویر بدر پٹیل: جوائنٹ اسٹاک کمپنی کے لئے کیا سرمایہ ہونا چاہیے؟

مسٹر وی وی آر [illegible] وی [illegible] کے [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کسی
مانہ [illegible] ہو و کسی کا لاکھ

مسٹر وی دی دیسائی [illegible] وکی ہی ہے کہ کوئی
سایل (Monopoly) [illegible]
کوآ (Compet t on) کی [illegible]
[illegible] ہے؟

مسٹر وی [illegible] ودو [illegible]
[illegible] کامپٹیشن [illegible]
کر [illegible] سر ہوں [illegible]
کبھی گی کہ [illegible] ہے

مسٹر و [illegible] [illegible] کے [illegible] کلیے ہیں کی
کوالٹی (Qual ty) کے [illegible] (Rate) میں
کبھی کے متعلق [illegible] ہی ہے؟

مسٹر وی [illegible] ودو [illegible]
کیونکہ سکر کے حساب سے [illegible]
ہو [illegible]

مسٹر [illegible] میں نے سوال [illegible] (Market
Value) میں [illegible] ہے

مسٹر وی [illegible] لیکار [illegible]
کوئی [illegible] ہی ہے [illegible]
[illegible]

L A Bill No XXII of 1952 The Hyderabad (Abolition of Cash Grants) Bill

Mr Speaker Let us now proceed to the next bus ness Yesterday we were d scuss ng the amendments relat ng to Cash Grants Bill

مسٹر وی دی دیسائی [illegible] کیاش گرانٹس (Cash Grants)
کے [illegible] ہاوس کے سامنے [illegible]
ظاہر [illegible] کیاش گرانٹس کو ختم کرنا [illegible]
[illegible] معلوم کرنے کی کوشش کی [illegible] لاکھ کی [illegible]

اور رسوم کے تحت ۔ لاکھ روپے ہیں ان کے علاوہ اور بھی کچھ رکھے ہیں
یسی صورت میں یہ بات قابل غور ہے کہ کیا صرف رسوم ہی کو ختم کیا جاتا ہے
یا اسکے ساتھ ساتھ منصب بھی ختم کئے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہاؤس کے سامنے
قانونی سوال آتا ہے۔ بعض منصب ایسی ہیں جو جاگیر کے عوض میں عطا ہوئی ہیں
ہمیں دیکھنا ہے کہ جاگیرات کس صلہ میں دی گئی تھیں جس طرح دیکھنا ہی
دیکھا جائیگا کہ اور رسوم کسی خدمت کے صلہ میں عطا ہوئے ہیں اور ان صلہ کو ختم
کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اسی صورت میں جن کی منصب جو جاگیروں کے معاوضہ
میں عطا ہوئی ہیں وہ بھی ختم کی جاسکتی ہیں۔ اس بل میں ایک دفعہ ایسی
ہے کہ جس کی رو سے اس سلسلہ میں جو دقتیں پیش آنے والی ہیں انہیں دور کرنے
کے لئے ضروری قدم اٹھانے کا حق گورنمنٹ کو دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں
کہ حکومت جاگیروں کے معاوضہ میں جو منصب عطا ہوئی ہیں انکو بھی ختم
کرسکتی ہے۔

اسکے بعد ایسے منصب ہیں جو معمولی قرار دی گئی ہیں میں نہیں سمجھتا کہ
ان منصبوں کے ختم کرنے میں کوئی دقت ہوسکتی ہے۔ اسکے بعد چند ایسی منصب
ہیں جو ایثاری کہی گئی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی زمانے میں ان لوگوں نے کوئی ایثاری
کام انجام دیا ہو اور اسکے معاوضے میں انہیں یہ منصب ملی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ
وہ زمانہ گزر چکا ہے۔ اب انہیں اس طرح سے در پیش منصبیں دیتے رہنا مناسب نہیں

اسکے بعد ایسے منصب ہیں جو سابقہ ایک زمانے میں دفتری لکھنے کے
سلسلے میں دئے گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے کچھ لکھنے کا کام کیا ہوگا
لیکن اب کوئی وجہ نہیں ہے کہ سررشتہ داری علاقہ راجہ ... راج او علاقہ
راجہ گوبند داس جیسی منصبوں کو قائم رکھا جائے۔ جب ہم نے جاگیرات کو ختم
کردیا ہے تو منصب کیسے قائم رہ سکتے ہیں۔ اسلئے منصب فوراً ختم کئے
جاسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ جو دوسرے منصب ہیں کمیوٹڈ منصب (Commuted
Mansabs) ہیں انہیں بھی ختم کیا جاسکتا ہے جس طرح رسوم
ختم کئے گئے ہیں۔ کمیوٹڈ منصب میں تو یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ ہر پشت
پر اس میں ۔ فیصدی کمی ہوگی یعنی ۸ پشت میں یہ بالکل ختم ہوجاسکے
اس کے پیش نظر انکو وہ وقت آنے سے پہلے بھی ختم کرسکتے ہیں کیونکہ یہ ختم ہونے
والے ہی ہیں۔ ہاؤس کے سامنے جو ۲ ، ۳ منصب ختم کرنے کے لئے تجویز پیش کی گئی
ہے میں سمجھتا ہوں انکو ختم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ ان میں سے ۲ ،
ایسے ہیں جو فوراً ختم کئے جاسکتے ہیں اور ان میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔
جیسے منصب ایثاری آرڈنری منصب (Ordinary Mansabs) ماہانہ
رعایتی ماہوار ... وغیرہ وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ سے ۱ ، ۱۰ ، لاکھ
روپیہ کی بچت گورنمنٹ کو ہوسکتی ہے۔ انہیں ختم کرنے کے ارادے سے جب گورنمنٹ

اس لیے حساب لے رہی ہے نہ مرد ہو رہا ہے کہ ایک جاری رکھکر درمیانی عرصہ میں ۲۰ ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ان میں سے اگر کسی خاص جاگیر کے متعلق کوئی خاص قانون ہے تو بند ہو جاتا ہے اسی کے تحت دو قسمیں کہ یہ دست ملتوی کی جا سکتے ہیں لیکن صحیح نہیں کہ سب میں ان کو جائے ہی ہیں کیا جاسکتا جب ہم ۲۷ لاکھ روپے کے رسوم جائیں کر سکتے ہیں تو سکے ساتھ ساتھ انکو بھی رعایت کیا جانا چاہیے ہمارا بجٹ ڈفیسٹ بجٹ ہے اور گورنمنٹ آئے دن نئے نئے ٹیکسس عوام پر لاد رہی ہے سیلس ٹیکس لیا جا رہا ہے کیا میں کرایہ پر ٹیکس عائد ہو رہا ہے اور نئی ٹیکسس کے ذریعہ عوام پر بار ڈالا جا رہا ہے ایسی صورت میں ان سوال حضروں کہ باقی رکھنے کی کیا وجہ ہے ملنے میں کہونگا کہ جو (۳) حضرات ہاوس کے سامنے رکھی گئی ہیں اگر وہ مان لی جائیں تو انہیں روکدیا جائے تو بہتر ہے اگر کسی تک میں دستوری رکاوٹ ہو تو ان کے لیے یہاں ایک ایسی کلاز رکھی گئی ہے جسکے ذریعہ اسکو دور کر سکتے ہیں اسلیے میں بڑی بحر سے اپیل کرونگا کہ ۲۷ لاکھ روپیے کی جو مستحقین ہیں نہیں ختم کیا جائے اس کے لیے بنا ہی میں جو ضروری ہے میں اسکی رو سے پابند کرتا ہوں اور ہاوس سے اپیل کرونگا کہ یہ جو جاگیری دور کا جو نہ رکھا ہے ختم کیا جائے گورنمنٹ اس کے لیے نہ کچھ کرنا نہیں چاہتی ٹیکس عائد کرتی ہے اسکے معنی یہ ہونگے کہ آپ طاقتور کو نہ کچھ نہیں کر سکتے اس کے سامنے نہ جھکتے ہیں اور عوام پر اسی طرح اور پولس کے ذریعے دباو ڈالنا چاہتے ہیں جاگیرداروں کو موقع دینا چاہتے ہیں اور ان کے لیے رک رک کر چلتے ہیں میں سمجھتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں میں زور اپیل کرتا ہوں کہ مستحقین کو ختم کیا جائے اور انہیں بھی اس لسٹ میں انکلوڈ (Include) کر لیا جائے

شری ایس راج ریڈی (سلطان آباد) مسٹر اسپیکر آج جو رسوم اور دست بند ہاوز کے سامنے لائے گئے ہیں اور اساریہ میں جو قانون چاہو ہے اسکی نسبت میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں دستور کے آرٹیکل ۳۱ کے ضمن (۱) و (۲) اور اسکے اپنے اور بی اسٹمنس کا ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسکی رو سے جاگیرات اور معطیے وغیرہ بلا معاوضہ بھی ضبط کیسے جاسکتے ہیں جسکو نہ لینڈڈ اسٹیس (Landed Estates) ہو ان اب دیکھنا یہ ہے کہ رسوم و دست بند کے ضبط کرنے میں آرٹیکل ۳ کی روشنی میں ہم کہاں تک حق بجانب ہیں جہاں تک میں نے بہ تمام ی طور پر (کیونکہ میں اکزہاسٹولی (Exhaustively) نہیں دیکھ سکا) قانون کو دیکھا ہے دفعہ ۳ ضمن ۱ اور ۲ سے ظاہر ہے کہ موابیل (Movable) اور امموابیل پراپرٹی (Immovable Property) کو قانون کے تحت لیا جاسکتا ہے جاہے وہ اپنی مکان ہو یا زمین ہو یا کوئی اور اپنی اس دفعہ کے ضمن (۲) میں یہ ہے کہ اگر کوئی جائداد پر قبضہ کرنا یا اسکو حاصل کرنا ہے

یہ اغراض مفاد عامہ ضروری ہو تو ایسی صورت میں مالک جائداد کو اس دفعہ کے تحت اعتراض کی بسبب کوئی جواز نہیں دیا گیا ہے جبکہ اسکو کمپنسیشن دیا جا رہا ہے اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ضمن (۱) اور (۲) ایک ہی چیز کے اجزا نہیں ہیں بلکہ ضمن (۱) ایک اصول ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ قانون کے ذریعہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ لے کا بے کار کر دیا گیا ہے۔ اس میں الفاظ اکویزیشن (Acquisition) یا پوزیشن (Possession) استعمال کئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ جہاں نہ اکویزیشن یا پوزیشن (Possession) پبلک پرپسس (Public purposes) کے لئے بلا معاوضہ ہو تو وہاں یہ قانون کالعدم متصور ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ان ضمن (۲) سے بحث نہیں ہے آپ مسودہ قانون کے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ رسوم اور دست بند ایسی جائداد ہے رعمی ر عسب کی کہ اس ہم اس مسودہ کے ذریعہ کوئی (Acquisition) یا (Requisition) تاء اس مفاد عامہ حاصل نہیں کر رہے ہیں اسلئے انکو بلا معاوضہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ دستور اسکے مانع نہیں ہے اور صحیح طور پر عمل لایا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس رقم کا کوئی کنسٹرکٹو ورک (Constructive Work) نہیں ہے اسلئے ان کا ختم کر دیا جانا درست ہے۔ اسلئے میرے خیال میں آرٹیکل ۳۱ میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ہم وہ قانون بنا کر چاہے تو بلا معاوضہ بھی رسوم وغیرہ ختم کر سکتے ہیں۔ اور معاوضہ نہ دینے سے وہ قانون کالعدم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نہ اکویزیشن ہے اور نہ رکویزیشن اسلئے ضمن (۲) سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ پورے مناصب جنکے کہ ۳۱ مدات ہیں انکو ختم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے جب کہ وہ قانون کی رد سے ناجائز ہیں اسلئے میرا خیال ہے کہ اسارے میں ہم کو ترمیم پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا ہم منصب کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔ ڈپٹری منسٹر سے جو امنڈمنٹ آیا ہے ہم اسکو قبول کرتے ہیں تاکہ ہماری مشکلات جلد دور ہوسکیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری رام لنگم سوامی بھالنگ سوامی (کسج) ۔ میں دفعہ ۳۱ کے الفاظ آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ

कलम ११ – "कायद्याने प्राप्त झालेल्या अधिकाराशिवाय कोणतीही व्यक्ति आपल्या मिळकती पासून वंचित केली जाणार नाही"

یعنی اس شخص کی ہر جائداد ہے اسکو اس سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اس دفعہ کی ضمن (۲) میں اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔ دفعہ (۲) یہ ہے

कलम ११ (२) अ – "जेव्हा स्थानिक विभागाच्या अनुरूप "मिळकत" या शब्दाचा तोच अर्थ असेल की जो त्या शब्दाचा किंवा स्थानिक समानार्थक शब्दाचा तेथील प्रचलित जमिनधारा पद्धतिच्या विद्यमान कायद्यात असेल आणि त्यात जहागीर, इनाम किंवा मुआफी किंवा इतर तत्सम दान (ग्रँट) अंतर्भूत होईल"

میں کے لحاظ سے مل ہر کی جاب سے ھمیں مل جس مہ بہیں ملا ھے
لیے ہر جاب ھے کہ ہم و منصب ن دو ن حرن کو ایک سہ ھلانے کے بجائے
ہ بل لائے ہیں تا ھے کہ لیے مطوکین کو کر ہیں و ہ سوال ھے کہ
کوئی شخص بھی بغیر سب کے کھا نہیں سکتا ھے و د سمجھ اد مسائیے
مقصد ہو جاگیردار لیکن ہم نے ہوا و سن کیا ھے اسکو سہیے رکھے ہوئے
اس کہ ھمیں دکھنا ھے لیے سو سوال ھے کہ ہو ل ھاور کے ایے ا ھے
لیے کہ سلہ کرن و د میں ہم منصب کے بارے میں غور کرن و ہ ہوگا
کہ ہم کو یہ بل پیش کرکے دیں و بعد میں ان میں قا بی جاگیرات ا ھ ن اسلیے
ہ میں میں مدعا کہ گا کہ ہ اسلمبلی رس کی جانب پیش ہوئے ھیں
و سب و میں لے لیے جائیں وو بل کو منظور کر لیں

شری کے وینکٹ رام راؤ ممبر اسمبلی۔ کسان گرمیں کے بانس کے سلسلہ
میں جو بل پیش کیا گیا ھے اس سلسلہ میں فا بی بارکیوں کو پیش کرتے ہوئے یہ
عرض کرنے کی کوشش کی یہ رہی ھے کہ کسان گرمیں بھی ایک ہ د ھے ور حب
میں جا دکہ حکومت لینا چاھتی ھے و عمر معاوضہ دیے اسکو ختم کرنا ممکن نہیں
ہ بل لایا گیا ھے اسکے کلاز ۲ صفحن (۲) ر ملاحظہ ڈالیں معلوم ہوگا کہ اس کے بعض
حق ہ روں کا ذکر کیا گیا ھے کہ حکومت حاصل کرکی ھے اشارے میں بن ہ
کہنا چاھتا ہوں کہ حکومت نے ہ بل پیش کیا ھے اسکے منہ یہ بن دوسرے ام
کے کسان گرامیں مثلا مناصب وغیرہ شامل کیے جاسکتے ھیں

باب ھوئی اڈمنسٹریشن چلانے کے لیے اور اسکو اگے بڑھانے کے لیے لوگوں ر
محصولات کا بار ڈالا کیا جائے ر درست ہ سکتا ھے لیکن جب جا بداد کا تصور پیدا ہو
اور اس سلسلہ میں معاوضہ دینا مقصود ہو یہ صفحہ (۲) میں سے الفاظ ہ ہوئے اس
ہ ر رھم کو عوز کیا ھے بہ ہ گرانٹس ھیں اور جن کو بطور عطایا حکومت کی جانب
سے دیا جاتا ھے ان کو دینے کا کیا اصول ھے یہ مان لیا گیا ور اسکو ا دہ ایا گیا
ھے کہ یہ عطیہ جن جائی ھوتا ھے اور وہ اسی شخص پہ بحال رھتا ھے سلسلے میں
یہ عرض کروں گا کہ اسکو بحال کرنا حکومت کے سوا ہ ھوتا ھے اب اول گورنمنٹ
کے وجود میں آنے کے بعد وھی فیوڈل سسٹم اور ظلم کے زمانہ کے احکام کو قرار رکھنا
کہاں تک درست ھے ما کا سٹی یونین آنے کے بعد ان جن جائی مناصب کو باقی
رکھنا یا معاوضہ دینا کہاں تک ضروری ھے اور اس کے لیے دیے سے عوام پر بوجھ لادنا
اور محصولات کا بار ڈالنا کہاں تک ضروری ھے

श्री अस अल शास्त्री (बोधन) जिसम माविजा देनका कोजी सवाल ही नहीं है ।

شری کے راما راؤ ایک بات یہ اٹھائی گئی ھے کہ کیا ایسے مناصب جا بداد ا
پراپرٹی کی تعریف میں آتے ھیں اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ یہ دوامی حق
نہیں ھیں جائی ھیں ھے اور حکومت کو اس کا اختیار ھے کہ وہ ایسے کسان گرامیں

کو مسدود کر دیے ہماری جانب سے پیش کیے ہوئے امینڈمینٹس کے سلسلہ میں جو وجوہات وزیر صاحب نے بیان کیے ہیں وہ رہے ہیں وہ سادی نہیں ہیں آپ کہتے ہیں کہ عوام کی بھلائی کے لیے ہم یہ بل لا رہے ہیں لیکن میں بھی یہ کہتا ہوں کہ ہم جو امینڈمینٹس لا رہے ہیں وہ بھی ملک کی بھلائی کے لیے ہیں اگر ہمارے امینڈمینٹس کو منظور کرلیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت کچھ رعایت ہوگی لیکن اب ایسے کہا جا رہا ہے کہ اپوزیشن کو ان الیس کی بنیاد پر رد کیا جا رہا ہے ہم نے جو ایک کنسٹرکٹیو تجویز (Constructive suggestion) رکھا ہے اس کو قبول نہیں کیا جاتا اور وہی اپوزیشن کی طرف سے لائے گئے ہیں کہ جو ملک کے لیے اور سب کی بہتری ہے وہ پیش کیے ہوئے ہیں ہم اور ہے ضرور امید کرونگا کہ کسی قانون کا یا کسی دستور کی خلاف ورزی کی کوشش نہ کی جائے بلکہ ان ترمیمات کو قبول کرلیا جائے جس سے نہ صرف ملک کی بھلائی ہوگی بلکہ حکومت کا بھی کافی پیسہ بچ جائیگا

جناب مسٹر (سری بی رام کشن راؤ) مسٹر اسپیکر سر اس بل پر جو ترمیمات لائی گئی ہیں وہ پیش ہوچکی ہیں اور ان پر مووررز اور دوسرے آنریبل ممبروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں نے اس بل کو پیش کرتے وقت بعض اعتراضات کو انٹی سپیٹ (Anticipate) کرکے ان کے جوابات دینے کی کوشش کی تھی اور اب بھی دونگا لیکن افسوس ہے کہ باوجود اس کے امینڈمینٹس پیش کرنے والے آنریبل ممبر اور ان کی تائید میں تقریر کرنے والے آنریبل ممبروں نے میرے خیالات کو نا توسنا نہیں یا سن کر بھی ان کو بالکل نظر انداز کر دیا یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ کس قسم کے عطایا کو معاوضہ دیا جانا چاہیے اور کس قسم کے عطایا کو معاوضہ نہ دیا جانا چاہیے یہ بل جو ہے وہ صرف اس قسم کے کیاش گرانٹس کے بارے میں ہے جنکو بلا ادائی معاوضہ ہم مسدود کرسکتے ہیں اس بل میں جو شیڈول دیا گیا ہے اس میں دو قسم کے عطایا بتائے گئے ہیں اور اس میں یہ پروین رکھا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار دیا جائے کہ اس شیڈول میں اور قسم کے جو مدی عطایا ہیں اور جو بلا ادائی معاوضہ قابل مسدودی قرار پائیں ان کو بھی شامل کیا جائے یہاں کوئی خاص عطیہ یا کوئی خاص طبقہ یا کوئی خاص دستور زیر بحث نہیں ہے وہ کیاش گرانٹس جنہیں ضمیمہ میں شامل کیا گیا یا جنہیں ابھی ضمیمہ میں شامل نہیں کیا گیا یا جن کو شامل کرنے کی امینڈمینٹ کے ذریعہ سے خواہش کیجارہی ہے ان تمام کے متعلق گورنمنٹ کا یہ خیال ہے کہ وہ بغیر معاوضہ دیے کے مسدود ہی نہیں کیے جاسکتے اگر ایسا حکومت کا مقصد ہوتا تو یہ بل پیش ہی نہ ہوتا جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا یہ گورنمنٹ کے رد کئے مسئلہ ہے کہ بغیر ادائی معاوضہ کیاش گرانٹس مسدود کرنا چاہیے لیکن ان میں سے کونسے کیاش گرانٹس ہیں جن کو ضمیمہ میں شامل کیا جاسکتا ہے یا شامل نہیں کیا جاسکتا ان کی رقم کیسی ہے ان کی نوعیت کیا ہے یہ صرف زیر بحث ہے میں نے ابتدائی تقریر میں کہا ہے کہ گورنمنٹ کو اتنا وقت نہیں ملا کہ وہ پورے کے پورے کیاش گرانٹس کی نوعیت

غور کریں تا یہ دیکھیں کہ وہ کیسے لوگوں حاوی ہے ہر ایک کے ساتھ کوئی
حدیث نہ رہے تاکوئی حدیث نہ رہے وغیرہ وغیرہ ان حیروں کو جانے کا موقع
ہی نہیں ملا میں ہاورکو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب ر ڈیکس کے زمانہ میں
میں نے صاف طور کہا تھا کہ گورنمنٹ کو اس سے ذرا اندازہ ہے کہ بہت سے ایسے
گرانٹس ہیں جو بلا ادائی معاوضہ مسدود کیے جاسکتے ہیں اسی وقت میں نے وعدہ کیا
تھا کہ اس کے سیشن میں یہ بل بھی جائیگا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے
دوست آنریبل ممبرس نہ صرف اوس طرف کے بلکہ اس طرف کے بھی اس کے متعلق بہت
متردد ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کم از کم اس سیشن میں کوئی ایسا بل لایا جائے تا کہ
گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے کم از کم اسکا انڈیکیشن (Indication) ہو جائے
اسلیے میں نے عجلت کر کے ان ۵ مدات کو یہاں لایا ہے ۔ میں نے کافی غور کیا اور
لیگل اوپینین (Legal opinion) بھی لی اسطرح پوری جانچ کر لینے کے بعد
ہی میں نے ان کو شیڈول میں رکھا ہے آنریبل ممبر نے جو امنڈمنٹ پیش کیے ہیں
ان میں بعض نے ۳۰ بعض نے ۲ اور بعض نے ۹ آئٹمس کی فہرست پیش کی ہے لیکن
میں کہونگا کہ وہ بھی اگزاسٹو (Exhaustive) نہیں ہے شاید وہ اس خیال
میں ہیں کہ انہوں نے ساری ڈسکوری (Discovery) کرلی ہے سارا ریسرچ (Research)
کرلیا ہے یہ غلط ہے بہت سی چیزیں اور ایسی ہیں جو ۸ آنریبل ممبر کو معلوم اور نہ
مجھے معلوم ہیں حالانکہ یہ جسٹس ریونیو منسٹر میں ان کے اجرا سے متعلق بہت سے امور
سے واقف ہوں پھر بھی کئی ایسی چیزیں ہیں جن سے میں واقف نہیں ہوں اگر ان
مدات کی تفصیلی جانچ کیجائے تو اسمیں سے بہت سے سانپ اور بچھو نکلینگے یہ کہنا کہ
ان سب کو بلا ادائی معاوضہ لینے کے لیے یہاں ممبر کے کہنے میں اس سلسلہ میں جو میں
نہیں ہوسکتا ان کے لیے یہ کہنا آسان ہے کیونکہ ان کے پاس کچھ سلوگنس (Slogans)
ہیں ' فرسودہ نظام فیوڈل ریلکس (Feudal relics) جاگیرداری نظام
وغیرہ ان کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے وہ ایک بے لگام گھوڑے پر سوار ہیں میدان
سامنے ہے وہ بھاگ سکتے ہیں جاہے ان کے سامنے کوئی جانور آجائے جاہے جا بھی
آجائے جاہے انسان آجائے انہیں کوئی پرواہ نہیں لیکن مجھے بے لگام گھوڑے پر سوار
ہو کر چلنے کی عادت نہیں ۔ میں اپنے گھوڑے کو لگام لگا کر چلتا ہوں میں اسکو سرپٹ
بھی دوڑانا جاہتا ہوں میں اسکو گیالپ (Gallop) بھی کرانا جاہتا ہوں میں اسکو
ٹراٹ (Trot) بھی کرنا جاہتا ہوں لیکن لگام لگا کر بلا لگام کے گھوڑے پر
سواری مجھے پسند نہیں میں نے ان پانچ مدات کی جانچ کر لی ہے اور مجھے اطمینان حاصل
ہوگیا ہے باقی کے بارے میں بھی میں اسکی جانچ کرونگا ۔ اور بہت ممکن ہے کہ اسکی
اسٹڈی کرنے کے بعد اور پوری جانچ کرنے کے بعد میں بھی اسی نتیجہ پر پہنچوں کہ
ایسے مناصب کا معاوضہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ایسا ہوسکتا ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ میں
بھی اسی نتیجہ پر پہنچوں جس نتیجہ پر ہمارے دوست پہنچے ہیں ۔ لیکن میں سرسری

اسمبلی کی سامنے لاکروں اسی قسم کے بادی النظری کنسیڈریشن (Consideration)
اے پرائری کنسیڈریشن (A prior consideration) کی بنا پر
ہاؤس کے سامنے لانا نہیں چاہتا میں یہ رسک (Risk) لینا نہیں چاہتا کہ کوئی
حکومت کے معاملہ میں کہے کہ سرسری طور پر بات ہو رہی ہے کسی نے کہا اور حکومت نے منظور
کرلیا یہ الزام حکومت پر عائد نہ ہونا چاہیے کیوں یہ سمجھا جارہا ہے کہ
اس سال ۲۵ لاکھ خرچ کرنے کے بعد آئندہ سال ۳۵ لاکھ اس میں شامل کئے گئے ورنہ
کہ حکومت کا منشا یہ خیال ہے کہ اس میں جو دفعہ لائی گئی ہے اور خاص طور پر حکومت
کو جو ٹیکہ اور حاصل ہے اسلئے ضمیمہ میں اضافہ کیا جارہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ
جب کبھی وہ صاحب ملے (اور صاحب دینے کا اصرار اوس طرف کے ممبر کو ہے
وہ مجھے پانچ منٹ کی بھی وقت دینا نہیں چاہتے) ان سارے معاملات کے متعلق میں آج
تک احتجاج کروں لیکن میں حکومت کے ایک ذمہ دار ممبر کی حیثیت سے عجلت سے اس
قسم کا قانون منظور کرکے ملکی تلوار بنانے کے لیے تیار نہیں ہوں میں چاہتا ہوں کہ
اسکی جو صورت ہے وہ لیگل پوزیشن (Legal position) پر غور کروں لیکن
بادی النظری طور پر نہیں میں یہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں بھی اون رائے سے متفق
ہوں جو رائے آنریبل ممبر نے دی انہوں نے جو دلائل پیش کئے ان میں سمجھتا ہوں
اسمیں بھی بعض چیزیں غور طلب ہیں اور وہ رائے بھی انکی سرسری بھی کوئی اسٹڈیڈ
(Studied) رائے نہیں ہے لیکن انہوں نے بھی ان دقتوں کو محسوس کیا ہوگا
جن کو میں سلجھانا چاہتا ہوں اور اسکی پوری اسٹڈی کرنا چاہتا ہوں کہ کونسے مدات
ایسے ہیں جن کو کمپنسیشن (Compensation) نہیں دیا جاسکتا بادی النظر
میں میری بھی یہی رائے ہے کہ ان کو سرینڈر کیا جاسکتا ہے لیکن کافی جانچ کرنے بغیر
ایسا نہیں کیا جاسکتا اگر بادی النظری طور پر ان کو بھی اسمیں سرینڈر کرلیا جائے تو
میں سمجھتا ہوں بلکہ یقین ہے کہ اس قسم کا لجسلیشن پسند نہیں کیا جاسکتا جائے وہ
کیسا ہی پروگریسیو (Progressive) کیوں نہ ہو جائے اوس سے سوشل
ریلیف یا فرسودہ نظام کیوں نہ ختم ہوتا ہو اس طرح ان سلوگنس (Slogans) کو
زبان پر ورد کرنا یا جینا بہت آسان ہے لیکن جب ان اصولوں کو عمل میں لانے اور
قانونی شکل دینے کے لیے جو لمیٹیشنس (Limitations) ہوتے ہیں انکو
دور کرنا پڑتا ہے اور ذمہ دارانہ حیثیت سے ان پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک
دوسرے مکس کے بارے میں بھی اسٹیٹمنٹ آتا ہے میں ان تفصیلی بحث میں جانا
نہیں چاہتا اسکے متعلق ایک آنریبل ممبر نے ایک تقریر کی ہے اور دوسرے نے دوسری
تقریر ۲۷ سالہ وکالت کے تجربہ میں مجھے معلوم ہوا اور آنریبل اسپیکر بھی جانتے ہیں
کہ کسی قانون کے ایک سکشن کو کسطرح سے فریز (Phrase) کیا جاسکتا
ہے اور کسطرح انٹرپریٹیشن (Interpretation) کیا جاسکتا ہے یہ ایک
مشہور بات ہے کہ قانون ایک ایسی چیز ہے جسکی مختلف تعبیریں کیجاسکتی ہیں۔ جب

حکومت کسی قانون پر بھروسہ کرنا چاہتی ہے تو بل ممبرس نے دی لجسلیچر ایک دوسری تعبیر کرتے ہیں لیکن کسی قانون کی تعبیر میں میں لیگل ایڈوائزر کی رائے کو زیادہ مستند سمجھتا ہوں اگر گورنمنٹ ہی سب کے لیگل ایڈوائزر کی رائے سے مطمئن نہ ہو تو پھر دوسرے لیگل لومینریز (Legal luminaries) جو رائے دینے کے قابل ہیں ان سے رائے لے سکتی ہے۔ ان لیگل رائے کی رو سے ان واقعات کی جانچ کرونگا مگر اسکے اگر قانون مانا جائے تو وہ قانون نہ ہوگا بلکہ ٹوٹالیٹرین گورنمنٹ (Totalitarian Government) کا قانون ہوگا نہ کہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ کا۔ میں عرض کرتا ہوں یہ ایک سادھی سیدھی دفعہ ہے کیوں آنریبل ممبر نے اسکو ڈیلیٹ کرنیکی جو ترمیم پیش کی ہے میں نہ سمجھ سکا یہ ایک بیسک فارمل دفعہ ہے کہ قانون کی دقتوں کو رفع کرنے کیلئے ہر قانون میں رکھی جاتی ہے تاکہ معمولی قسم کی کوئی دقت پیش آئے تو اسکو رفع کرنے کیلئے اس دفعہ کے تحت اختیار رہے۔ ہر قانون میں کچھ لیگل مشکلات اس قسم کی ہوتی ہیں جنکو آنریبل ممبر نے بھی

شری وی ڈی دیشپانڈے : میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے انکی خاطر جہاں دی ہے

شری بی رام کشن راؤ : میں نے یہ سمجھا کہ آنریبل ممبر نے موو کیا ہے

مسٹر اسپیکر : آپ اس پر بحث اس طرح سے کرسکتے ہیں کہ ممکن ہے کہا جائے

شری بی رام کشن راؤ : مجھے غلط فہمی ہوئی کہ غالباً انہوں نے موو کیا ہے۔ ہاں تو میں آنریبل ممبرس کو اور اس ہاوس کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو کسی کو بیسے کر کے معاوضہ دینا یا بیک ڈور میتھڈ (Backdoor method) اختیار کرنا مقصود نہیں ہے۔ یہ صرف ایڈمنسٹریٹو ڈیفیکلٹی (Administrative difficulty) کو رفع کرنے کی غرض سے رکھی گئی ہے اور قانون میں اوورال (Overall) کے طور پر رہتی ہے۔ صرف اسلئے یہ اختیار حاصل کیا جارہا ہے۔ میں ہاوس سے یہ درخواست کرونگا کہ اس بل کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔ میں آنریبل ممبر کے امنڈمنٹ کو قبول کرنے کیلئے اسلئے تیار نہیں ہوں کہ اسمیں مزید جانچ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بل ہر ایک لحاظ سے پورا ہاوس متفق ہے متفقہ طریقہ پر پاس ہونا چاہیے جن ممبروں کے ضابطہ کی خواہش کیجارہی ہے وہ ضرور اسمیں شامل کیجاسکیگی۔ اگر کوئی چیز ایسی نکل جائے کہ اسکو تھوڑا بہت معاوضہ دئے بغیر ختم نہیں کیا جاسکتا تو سکے سے علحدہ بل میں ہاوس میں لایا جاسکتا۔ اسلئے میں ہاوس سے اپیل کرتا ہوں کہ اسکو ڈویژن کے بغیر امنڈمنٹ واپس لیکر متفقہ طور پر منظور کرے جس سے مجھے بھی امید ہوجائیگی اور میری ہمت بڑھیگی اور میں کچھ اور چیزیں پیش کرنے کے قابل ہوسکونگا ورنہ میں سمجھونگا کہ

جن حسروں سے اتفاق ہے ان میں بھی انورینس کی خاطر دور کیا جا رہا ہے ۔ سا کہتے ہوئے
میں دوبارہ اپیل کرتا ہوں کہ یہ امینڈمنٹس واپس لے لیے جائیں

Mr Speaker Now I shall put the amendments to vote
Shri B D Deshmukh

سری بی ڈی دیشمکھ جو کہ آنریبل منسٹر نے وعدہ کیا ہے کہ بندہ
مس میں وہ ان قسم کے اور لس لائینگے سلیے ایکے اس بات کو مد نظر کرتے ہوئے
میں اپنا امینڈمنٹ واپس لیتا ہوں

(The amendment was by leave of the House withdrawn)

Mr Speaker Shri G Sriramulu

سری جی سری راملو جو کہ آنریبل منسٹر نے وسوس دلایا ہے اسلیے
میں بھی اپنا امینڈمنٹ واپس لیتا ہوں

(The amendment was by leave of the House withdrawn)

Dr Chenna Reddy Mr Speaker, Sir, Is the withdrawal conditional ?

Mr Speaker No conditions regarding withdrawal Withdrawal is withdrawal

Mr Speaker Now I shall put the clauses in the Bill to vote?

The question is

That clause 2 stand part of the Bill '

(The Motion was adopted)

The question is

That clause 3 stand part of the Bill "

(The Motion was adopted)

The question is

That clause 3 stand part of the Bill "

(The Motion was adopted)

The question is :

"That clause 5 stand part of the Bill"

(The Motion was adopted).

The question is :

"That the schedule in the Bill stand part of the Bill"

(The Motion was adopted).

The question is :

"That the short title, commencement and preamble stand part of the Bill"

(The Motion was adopted).

Shri B. Ramakrishna Rao: Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXII of 1952, be read a third time and passed".

Mr. Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXII of 1952, be read a third time and passed".

(The Motion was adopted).

Mr. Speaker: The Bill is passed.

(Cheers from Treasury Benches).

L. A. Bill No. XXI of 1952, The Hyderabad Lond (Special Assessment) Bill.

Now we shall take up L. A. Bill No. XXI of 1952. The first reading of the Bill is already completed.

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That L. A. Bill No. XXI be read a second time"

Mr. Speaker: The question is:

"That L.A. Bill No. XXI be read a second time"

(The Motion was adopted).

Shri G Rajaram (Armoor) Mr Speaker Sir At this stage as per Rule No 86 sub clause 1 I move that this L A Bill No XXI be referred to a Select Committee

Mr Speaker The hon Member has not given any notice

Shri G Rajaram Even at this stage I can move, I think Sir

Mr Speaker For every amendment there should be prior notice

شری وی ڈی دیشپانڈے ۔ میں اس سلسلہ میں یہ خیال کر رہا تھا کہ میں
اسٹیج امینڈمنٹ پیش کیا جاسکتا ہے ۔ میرا خیال یہ تھا کہ سکنڈ ریڈنگ کے وقت
موو کرسکتے ہیں

Mr Speaker 'Any Member may move a motion as afore said by way of an amendment

یہ صحیح ہے ۔ میں نے کہا کہ میں اسکو لانا چاہتا ہوں لیکن امینڈمنٹ میں نے موو
نہیں کیا

شری جی راجہ رام ۔ میں نے پہلے مسٹر گوڑ صاحب نے پیش کیا ہے

مسٹر اسپیکر ۔ ایسا نہیں ہے ۔ آپ نے پہلے نوٹس بھی تو نہیں دی

Anyhow I do not want to insist on notice But I am afraid that this may not be considered a convention of the House It may be stated afterwards that everytime I have waived the question of notice technically Tomorrow it should not be said that it is the established convention of the House The Member may please give his amendment in writing

شری وی ڈی دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر ۔ یہ بل سلکٹ کمیٹی کے سامنے
بھیجنے کے لیے ہاوس کے سامنے جو موشن آیا ہے اسکی تائید کے لیے میں کھڑا ہوں
اس بل کو اس لیے سلکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت ہے کہ اس سلسلے میں غور کرنے
کے لیے عوام اور ہاوس کو کافی موقع ملنا چاہیے ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس بل کے
کیا اثرات ہونے والے ہیں ۔ اگر اسکو عجلت کے ساتھ پاس کرلیا جائے تو ہاوس کو
اسکی تفصیلات پر غور کرنے کا موقع نہ ملیگا

دوسری چیز یہ کہ باوا آدم کے زمانے سے زمین پر اسسمنٹ (Assessment)
کا اصول ہے ۔ یہ کہا گیا ۔ یہ بھی کہا گیا کہ بادشاہ ہو یا راجہ ایک چوتھائی یا چھٹا

حصہ وصول کرتا ہے لیکن مجھے یہ عرض کرنا ہے ح ہم رہ و ور ادمیوں کے
رح ور موڈل سسٹم کو ختم کرکے جمہوری حکومت شروع کر رہے ہیں جمہوری
دور میں ہر شخص کو اسکی زندگی گزارنے کے لیے کی ضروریات کو پورا کرنا ہے
س کے لیے اکنامک ہولڈنگ (Economic holding) مانی گئی ہے
کنامک ہولڈنگ کو چھوڑ کر جو باقی بچا ہے س پر اسسمنٹ ہونا چاہیے او یہی
اصول ہے کانگریس جس زمانے میں لیجسلیٹری پارٹی تھی اس وقت یہ سوال بار بار اٹھایا
جاتا رہا کہ ایسا ہونا چاہیے ممکن ہے اس پر ایک عمل نہ کیا جاسکا ہو لیکن اب
اکسٹرا اسسمنٹ (Extra assessment) کی صورت پیدا کی جا رہی
ہے اور س سے غریب اور متوسط کسان کو مستثنی بھی نہیں کیا گیا اس سلسلے میں
• روپیہ تک مستثنی کرنے کے لیے بھی ہاؤس میں امنڈمنٹ ہے ممکن ہے ریونیو
منسٹر اسکو نہ مانیں اسلئے اگر سلکٹ کمیٹی میں اس پر غور کیا جائے تو کسانوں کے
کسی نہ کسی حصہ کو مستثنی کرنے کے بارے میں طے ہوسکتا ہے

دوسری چیز یہ کہ جتنی ایکٹ بھی ہاؤس کے سامنے لائے گئے وعدے کیے گئے
ہیں ممکن ہے اس ایکٹ کے تحت کنا ک ہولڈنگ طے ہو جائے س طرح طے
ہو جانے کے بعد ہم کسی حد تک مستثنی کر سکتے ہیں ان چیزوں پر بحث ہونا ضروری
ہے دیہاتوں میں کس حد تک اضافہ ہوا ہے اور س اضافہ سے کاشتکار کو کیا فائدہ ہوا
ہے س پر بھی سلکٹ کمیٹی میں غور کیا جاسکتا ہے ایسا کوئی گریڈیشن
(Gradation) ضروری ہے

یہ تمام باتیں ریونیو منسٹر کے سامنے رکھتے ہوئے مجھے امید ہے کہ یہ بل
سلکٹ کمیٹی میں بھیجدیا جائیگا

Mr Speaker The amendment that has been sent over to me is not in order The amendment, given notice of under Rule 86 reads as follows —

That the Bill be referred to a Select Committee composed of seven members of the Assembly which will report to the House by 15th November 1952

What Rule 86 (b) says is —

that it be referred to a Select Committee composed of such members of the Assembly "

So names should be given Unless the names of the Members are given this amendment cannot be moved The amendment in itself is defective

شری وی ڈی دیشپانڈے مسٹر اسپیکر اس سلسلے میں اگر ہر ایک ممبر کا رجحان معلوم ہو جائے تو بہتر ہے انکے مشورہ سے نام دیے جاسکتے ہیں یہی مناسب ہے

شری سی راجہ رام اسی لیے نام نہیں دیے گئے ہیں اور کنسرنڈ ممبر پر چھوڑ دیا گیا ہے

مسٹر اسپیکر میرا یہ مطلب کی بات ورنہ رول (۸۶ بی) کے لحاظ سے میرے لیے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں ایسے نا منظور کروں

شری سی راجہ رام آپ اگر مناسب سمجھتے ہیں تو میں اب کہے دیتا ہوں

مسٹر اسپیکر میرے مناسب سمجھنے یا نہ سمجھنے کا سوال نہیں رول کا سوال ہے

شری بی رام کشن راؤ میں سمجھتا ہوں جو امنڈمنٹ موو کیا گیا ہے وہ آرڈر میں نہیں ہے رول ۸۶ کے لحاظ سے امنڈمنٹ میں یہ تو نہیں ہوسکتا کہ کسی رکن یا ممبر پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ خود سلکٹ کمیٹی میں لیں

مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں جو امنڈمنٹ آیا ہے وہ آفٹر تھاٹ (After thought) ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے مسٹر اسپیکر اسمیں غلط فہمی ہوئی ہے یہ جو رٹن (Written) دی جانے تھی اس پر نہیں سوچا گیا سوائے اسکے اور کوئی چیز نہیں آپ نے اس سے پہلے رن ہونے کے باوجود اسکی اجازت دی تھی میں توقع کرتا ہوں کہ آپ اسکی اجازت دینگے۔

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ غلطی کو نظر انداز کرنے کے بھی محدود مواقع ہوتے ہیں اگر کوئی غلطی بار بار ہو تو نظر انداز نہیں کی جاسکتی میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مزید اصرار نہیں کیا جائیگا

شری بلرام واسدیو (گنجوٹی) یہ ٹکنیکل پوائنٹ ہے

مسٹر اسپیکر (Not a technical point) جب امنڈمنٹ ہی آرڈر میں نہیں تو میں مجبور ہوں

اب جو امنڈمنٹس کلاز (۳) کے بارے میں آئے ہیں وہ ایک ساتھ لیے جاسکتے۔

شری وامن راؤ دیشمکھ

श्री वामनराव देशमुख (मोमिनाबाद) — अध्यक्ष महाराज माझी पुरवणी सूचना अशी आहे की या विधेयकाच्या तिसऱ्या कलमामधील तिसऱ्या ओळीत जमीनीवर असे शब्द आहेत ते काढून त्या ऐवजी १०० रुपये किंवा अधिक जमीन महसूल देणाऱ्या जमीन मालकावर असे शब्द टाकावे

Mr. Speaker: Motion moved :

"That in line 8 of clause 8 of the said Bill for the words 'on lands' the following words be substituted, namely :—

'on land-holders who pay rupees hundred or more land revenue.'"

Shri K. L. Narsimha Rao (Yellendu—General). Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That in lines 2 and 8 of proviso to clause 8 of the said Bill, the words beginning with the words 'where assessments' and ending with the words 'Diwani areas' be omitted"

Mr Speaker: The proviso to clause 8 would then read as follows:

"Provided that the special assessment shall not be levied on the former non-Diwani areas". It means that you do not want any special assessment on the fomer non-Diwani areas. It comes to that.

PAUSE

Motion moved:

"That in lines 2 and 8 of proviso to clause 8 of the said Bill, the words beginning with the words 'where assessments' and ending with the word 'Diwani areas' be omitted."

Shri J. Anand Rao (Sirsilla—General): Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That after the proviso to clause 8 of the said Bill, the following provisos be inserted, namely:—

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'

'Provided further that no pattadar or possessor paying 25 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.'

Mr. Speaker: Motion moved

"That after the proviso to clause 8 of the said Bill, the following proviso be inserted, namely:—

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'

'Provided further that no pattadar or possessor paying 25 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.'

Mr. Speaker: Shri Daver Husain.

Shri Daver Husain: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 8 of the said Bill, namely:—

'Provided further that the special assessment shall not be levied on such lands of the Taluqas, mentioned in the Schedule, which have been resettled at any time within the last 30 years before the first day of June, 1952, and the reassessed amount has already been imposed on those lands.'"

Mr. Speaker: Is this not covered in the original wording?

Shri Daver Husain: I am referring to particular cases in Nizamabad Taluqa.

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 8 of the said Bill, namely:—

'Provided further that the special assessment shall not be levied on such lands of the Talukas, mentioned in the Schedule, which have been resettled at any time within the last 30 years before the first day of June, 1952, and the reassessed amount has already been imposed on those lands.'"

We shall now take up supplementary amendments relating to clause 8. Shri Deshpande.

Shri V. D. Deshpande: Sir, I beg to move:

"That the following provisos be inserted *after* the proviso to clause 8 of the said Bill, namely:—

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'

'Provided further that no Pattadar or Shikmidar paying 50 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.'"

Mr. Speaker: By saying, 'provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment', does the hon Member mean that the assessment should not be applicable to the rent of a tenant.

Shri Deshpande: Yes, Sir.

Mr. *Speaker*: Then, it amounts to negativing the clause!

Shri Deshpande: I mean, rent of a tenant and not the assessment. That is, the owners...

Mr. Speaker: 'No rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.' You mean, so far as the relationship between landlord and tenant is concerned.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I would submit that the amendment moved by hon. Member for Sirsilla is also similar to this, namely:

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے ۔ اس میں پہلے ایسا ہے کہ.....

مسٹر اسپیکر ۔ کیا یہ پہلے حصہ سےمتعلق ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ ہاں پہلے حصہ سےمتعلق ہے ۔

The Minister for Law (*Shri Jagannath Rao Chandarki*): May I know, Sir, whether the rent can be increased? Rent is fixed according to the Tenancy Bill and there is no question of increasing the rent. How can this amendment be there, Sir?

An hon. Member: Rent is there In the Tenancy Act, there is a provision that rent will be fixed according to certain conditions and when there is a rule like that.....

Mr. Speaker: Condition changes and when the assessment increases, probably it may have effect on the rent. For example, now the land revenue is Rs. 60 and it is increased to Rs. 100. Will it not affect the rent that the tenant will have to pay to the landlord?

4

Shri B. Ramakrishna Rao: It all depends upon the terms of the Tenancy Act.

Mr. Speaker: So, ...

Shri B Ramakrishna Rao: If at all any amendment will become necessary, it will be to the Tenancy Act and not to this Act This only deals with the increased assessment. If at all any amendment will become necessary on account of this so as not to ......

Mr Speaker: But, it may affect the rent paid by tenant to the landlord.

Shri B. Ramakrishna Rao: That could not be done by way of an amendment to this Act, Sir. That is what my hon. Colleague was also saying. The hon. Member cannot bring any amendment with regard to the rent. The Tenancy Act is different .. . ...

Mr. Speaker: This amendment is not to the Tenancy Act. That is very clear. In this Act, of course, consequentially, there may be some effect.

Shri B. Ramakrishna Rao: What my hon. Colleague says is this—I am not saying whether that is a tenable argument or not—amendment cannot be brought to a provision in this Act. It is not in order because the question of increasing rent as a consequence of increased revenue assessment is one which is covered by the Tenancy Act.

The Minister for Rural Reconstruction (Shri Devi Singh Chauhan): Sir, under the Tenancy Act, the maximum rate has been fixed as ¼th of the gross produce and there is a compulsion upon the landlords not to take anything in excess at the statutory rent. But, in no way, rent has been linked with land assessment. We are trying to enhance the land assessment here. So, if we want... ..

Mr. Speaker: Therefore, it would not affect the Tenancy Act.

Shri Devi Singh Chauhan: Hence if we want to put any restrictions upon the landlords that rent should not be increased, then we should make some amendment in the Tenancy Act,

viz that the present proportion of $\frac{1}{4}$th of the gross produce should not be changed So I think the amendment here is misplaced and not in order

سری وی ڈی دیشپانڈے اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ
اریجنل بل میں حال میں ہیں کہ جو رینٹ ہر جگہ طے ہو ہے لیکن میں کہوں گا
کہ سیٹلمنٹ کا ... رہیگا ... ٹیکسی کا روپیہ رینٹ دینے کے بعد باقی لینڈ
... و کہ دینا ... سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ رینٹ پر اس کا اثر رہیگا لہذا اس اس
کو یوں رکھنا چاہتا ہوں

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment where assessment forms part of rent'

Shri Devi Singh Chauhan Assessment never forms part of any rent It is a charge upon the ownership of the property and landlord has to pay it

Shri Raja Reddy (*Sultanabad*) May I say something Sir ?

مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں یہ سب کا خیال ہے کہ گروس کراپس (Gross Crops) سٹانڈرڈ ہے لیکن یہاں تو سارے میں کوئی سوال نہیں ہے گروس پراڈکٹ (Gross Product) پر رینٹ (Rent) قائم کیا جاتا ہے

سری جگناتھ راؤ چندرگی میں سمجھتا ہوں یہ تھا کہ رینٹ میں اضافہ نہ کیا جائے رینٹ کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا اور یہ رینٹ بڑھانے کے لیے کوئی اسسمنٹ ہوسکتا ہے فی الواقعہ رینٹ کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے رینٹ کے کنڈیشنس میں کوئی امنڈمنٹ لانے سے رینٹ میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور یہ ایسا امنڈمنٹ آرڈر میں ہوسکتا ہے

سری راجا ریڈی قانون مولداری کا جو دفعہ یہاں رکھا گیا ہے اسکے متعلق یہ سمجھا جا رہا ہے کہ عملاً مولدار کا وہی رشتہ ہوتا ہے جیسا کہ وہ معاہدہ کرے یا نہ کرے اگر وہ اسکو مقرر کروانا چاہے تو تحصیلدار کے پاس جاکر مقرر کرواسکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ رینٹ تمام فیکٹرس کو دیکھکر ہی مقرر کیا جاتا ہے لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ رینٹ میں اضافہ ہو یہاں سوال یہ ہے کہ مالگزاری میں جو اضافہ ہو اسکی وجہ سے رینٹ میں اضافہ ہو مثلاً یہ کہ جس وقت لگان متعین کیا جائیگا اسکے بعد رینٹ میں اضافہ ہو اسپیشل اسسمنٹ کے متعلق ہی یہ سوال ہے اضافہ کرنے کے لیے یہ ترمیم نہیں ہے اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لائی جاسکتی ہے

(Shri Devi Singh Chauhan rose in his seat)

Mr. Speaker: The only thing is, let us have the provisions of the Act before us.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, That would only come in at the time of discussion of the amendments.

Mr. Speaker: On this ground alone, how can I disallow this amendment ?

Motion moved:

"That the following provisos be inserted *after* the proviso to clause 3 of the said Bill, namely:—

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'

'Provided further that no Pattadar or Shikmidar paying 50 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.' "

Mr. Speaker: Shri Srinivasa Rao.

Shri Srinivasa Rao (Dichpalli): Mr. Speaker, Sir, I beg to move :—

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 3 of the said Bill, namely:—

'Provided further that the special assessment shall not be levied on such lands of Nizamabad taluqa which have been resettled under Nizamsagar Scheme, and the reassessed amount has already been imposed on them.' "

Mr. Speaker: '...... of such lands of Nizamabad taluqa which have been resettled under Nizamsagar Scheme....' How is this Bill going to affect that ?

(Pause)

In the Schedule—No. 29, Nizamabad—there is a proviso to that and there are also certain conditions in clause 3. 'In the taluqas where resettlement is due......'

شری است ر یڈی - اس چیز کا تعلق نظام آبادکی ان اراضیات سے ہے جو کہ نظام ساگر اسکیم کے تحت ہیں۔ اس اسسمنٹ کے او ر بیان کی ہوئی اراضیات کو سوٹ (Suit) کرنے کیلئے لایا گیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر - ایسا ہے ۔ ..

شری است ریڈی - میں ایسا ہی سمجھا ہوں -

شری اناجی راؤ گوانے - جو الفاظ ۔ جدول میں ہیں اس سے ان ر نہ لازم ہے کہ

'. . .and for each subsequent year at the rates shown in the same schedule......'

Mr. Speaker : 'In the taluqas where resettlement is due' That is the first condition.

Shri Annaji Rao Gavane: Sir, the taluqas where resettlement is due has been shown......

Shri B. Ramakrishna Rao (Chief Minister) : There seems to be some misunderstanding and I think it is on the basis of that misunderstanding that the hon. Member for Nizamabad has given notice of an amendment. I wish to clear that misconception.

Clause 3 of the Bill clearly says :

"In the taluqas wherre resettlement is due and shown in the schedule there shall be levied a special assessment on lands for the year commencing on the 1st day of June, 1952............"

The taluqas may be due for resettlement but special assessment will be levied only on those lands in those taluqas which have not been reassessed. Even in those taluqas where resettlement is due, if some lands have already been assessed in the recent years, certainly no special assessment will be applicable. The clause is quite clear on this point and I do not see why any amendment is necessary in order to make it clearer.

Shri Annaji Rao Gavane : Then the hon. Minister can delete the words in the clause 'and shown in the schedule'. The hon. Minister has shown those taluqas which are due for resettlement. It is giving such a meaning.

Shri B. Ramakrishna Rao : True, those taluqas are due for resettlement in general; but in those taluqas there may be

lands which have been reassessed already and they will not be liable to special assessment now.

Shri V. D. Deshpande: "In the taluqas where resettlement is due and shown in the schedule", these words in the clause could have been properly worded, as, say, "such lands in the taluqas ....." Some such clarification appears necessary. Now, the general feeling is that in these taluqas resettlement is due and the meaning, as has been explained by the hon. the Chief Minister, is not quite clear. I therefore suggest that the said words may be amended so as make it clear that differentiation will be made between lands in a given taluq on which settlement has already been there and those lands in respect of which there has been no settlement. If the desired clarification can be effected by means of an amendment, then the present amendment need not be there.

Shri B. Ramakrishna Rao: Generally speaking, those taluqas are all due for resettlement. No resettlement has been made in those taluqas which have been shown in the schedule. That is why it has been laid down "In the taluqas where resettlement is due and shown in the schedule". That wording is perfectly clear and there is nothing wrong. In those taluqas special assessment will be levied, but there will always be an exemption : for example, when it was pointed out that Ex-Jagir villages have also been included, a special proviso was added in order to exempt them. Like that, even in the taluqas which have become generally ripe for resettlement those lands which have been reassessed 10 or 15 years ago—just as in Nizamabad, it has been represented that under the Nizamsagar Project, certain lands have been reassessed 10 or 15 years ago—will certainly be exempted from the special assessment, and clause 6 of the Bill makes the position clear:

"The Government may, by notification, and subject to such restrictions and conditions as may be specified therein, exempt in whole or in part......"

These two powers have been taken by the Government in order to grant exemption in favour of such lands and such pattedars.

Clauses 8 and 6 taken together give ample power to the Government to grant exemptions and it is understood that so

far as the intention of the Government is concerned, it is not those lands and those pattadars whose reassessment has taken place recently say within the past 30 years should be made liable That is the intention If there should be any vagueness about it it may be pointed out and I shall look into it

It is understood '

سری وی ڈی دیسائڈے حسہ کہ حب مسر ے ١١

سکی وجہ سے لسکے س (Litigation) کا مرح ہ ہ حاسکا س وجہ سے
سمس اسطلاح کے کی لحاظ ہے حاہ کہ

Provided that for such lands where settlement has taken place in those taluqas as well no such extra assessment will be there

کیونکہ میں حساہ ں کہ ما ں سانے وب کا حاط رکھا حاہے ور اسکا اند کس
بہت صاف ہ حاہے گ مکو کلیر کہ دیا حاسے و اسب ہ گا

Shri B Ramakrishna Rao Let the other amendments be all moved Sir Then I shall consider

Mr Speaker Shri Srinivasa Rao hon Member for Dichpalli has moved his amendment and I was just looking whether that amendment could be allowed or not I find there is some vagueness in it

Shri B Ramakrishna Rao The amendment of the hon Member for Nizamabad and the amendment of the hon Member for Dichpalli are on the same lines

سری گوپڈی گنگا ر یڈی (مل عام) مسرا مکر مں حسب د ل م
مل اے ل نمبر (٢) مں س کرے کی ع کہ با ہ ں

دفعہ (٣) کی موحود سرط کے عا وہ حسب دیل سہ رھاے حایں

مر د سہ ط نہ ہے کہ مالگر ری ہ س ں فاتصاں راصی عا د ہیں کھاسکی
حو ہ رو ہا سے کم مالگر ری د کرے ھں

اور مر د سہ ط نہ ہے کہ او م درح مہ سب و د م مائلی کے ہ کاں اراصی اس
مالگزاری حاص سے مستسی رھسگے

مسٹر اسپیکر اسکے معلق کلاز نمبر (٦) مں گنحاںس ہے ۔

Clause 6 of the Bill is to the effect that The Government may by notification and subject to such restrictions and conditions as may be specified therein exempt in whole or in part—

(1) any land from the levy of special assessments under this Act

(2) any class of Pattedars from special assessments under this Act

یو س میں بعض رسر کسس کے تحت گرمسس دیے کے متعلق ماط حکے هوں یعنی
ما د را س یے سسی کیے جاسکیے اور دو ی حسر ہ ہے د ہ و کے ما میں
ہلے م حکی ہے

مسری اماسی راؤ گوا سے کلاز نمبر (٦) میں یہ لحاظ میں

The Government may exempt in whole or in part—

و سکا ہے ہ ہے کہ گو نمس ہے اے طور ہمارے لیے ہیں سی لیے ہ
اسدمسب پیس کیا گیا ہے

مسٹر اسپیکر اگر سا ھ و ہ اسکی مصلاب درہ جاسکی گر ب سا
اسہ ما رکھے ہ ہ ک و ڈ کلاسس اور سڈول کا من کے حق میں کرنا یا بعیاق
کے ہیں م ہ ل

Of course I will leave it to the House

شری وی ڈی دیسائی ہے موقب میں کہ جب هاوس کے ے لانا
ہ ھا ہ ں

According to Rule 81 of the Provisional Rules of the Hyderabad Legislative Assembly, after a Bill has been introduced or in the case of a Bill published under the proviso to Rule 80 after such Bill has been published the Bill and the Statement of Objects and Reasons shall be translated into such recognised languages as the Speaker shall deem necessary and such translations shall be published in the Gazette

معزا حال ہے هاوس میں اس و رو ع ل ہیں ہ ھا ہے بھی هاو کے سے ک
ر م اردو میں سس کنگی ہ کہ اسے جب ہ مرس هیں ہ ا؟ ی س جاسے
اسلیے بل کا رہ ہ ہ ا صروی ہے ا لیے میں ر رری سحس ا ل ک نگا کہ اس
سکسں (٨) کی آیہ بط ا ادار ہ کیا ہ ہے و سکے طابق عمل کیا ہ ہے

شری بی۔ رام کشن راؤ مں اسه اط ان دلانا حاماهرں کی اگلےس سے
رس (۱) کی رزی ری ا ای کھائںگی

Mr. Speaker: Motion moved·

"That the following provisos be inserted *after* the proviso to clause 8 of the said Bill, namely.—

'Provided further that special assessment shall not be levied on such landholders who pay less than Rs. 50 land revenue.'

'and Provided still further that the Schedule Caste and Schedule Tribe landholders shall be exempted from the special assessment.'

Shri Uddhava Rao Patil (Osmanabad-General): Speaker, Sir, I beg to move "That after the proviso to clause 8 of the said Bill, the following provisos be inserted:

"Provided further that special assessment shall not be levied on such landholders who pay Rs. 50 or less than Rs. 50 land revenue."

"and Provided still further that the Schedule Caste and Schedule Tribe landholders shall be exempted from the special assessment."

Mr. Speaker : Is not this amendment same as the previous one? I think, it is practically the same. It need not be moved.

Now, there will be general discussion regarding clause 8 of the Bill.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, there is another amendment in the name of the hon. Member for Manthani.

Mr. Speaker: That relates to the Schedule. I am, at this stage, taking amendments relating to clause 8. Of course there are certain amendments relating to clause 5 which we shall take up later on.

I do not propose to take Shri Waman Rao Deshmukh's amendment for discussion, because his amendment is that

for the words 'on lands in line 8 of clause 3 of the Bill, the following words be substituted

on landholders who pay rupees hundred or more land revenue ' If this is passed then there is another amendment regarding Rs 50 We will not be able to take it up then (LAUGHTER)

Shri V D Deshpande There is also an amendment regarding payment of Rs 25 land revenue

Mr Speaker Is it so?

Shri V D Deshpande Yes it is amendment No 8 standing in the name of Shri J Anand Rao

Mr Speaker I would then call Shri J Anand Rao to speak first on his amendment

اس لیے بل کسی دن اس بل پر کئی معترضے نہ کریں کیں بری سعس کے معترضے
بھی اسر روشنی ڈالی ہے ورکہا ہے کہ ہ دور میں اضافہ ہوگیا ہے اور ممنوں میں ۵ ۶
گنا زیادتی ہوگئی ہے اس لیے کاسکاروں کی مالگزاری میں جو اضافہ کیا جارہا ہے اسکی
وجہ یہ ہے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ یہی کہا گیا ہے کہ پہلے جو سلمنٹ ہوا
تھا اور اوس زمانے میں جو مالگزاری مقرر ہوئی اسکا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ
یہ معمولی سا اضافہ ہے اور اسکو د سب کر قابل عمل نہیں ہے لیکن میں یہ واضح
کرنا چاہتا ہوں کہ کاسکاروں کو جو

Mr Speaker That stage is over Now confine yourself to the amendment moved by you General Principles need not be discussed now

امنڈمنٹ کی حد تک بحث کیجائے

شری جے اسد راؤ۔ اسسمنٹ میں جو اضافہ ہورہا ہے اوسمیں یہ امر ملحوظ
رکھنی چاہیے کہ جو بڑے بڑے لینڈ لارڈز ہیں اور مالدار ہیں ان پر اسکا اثر پڑے اور
جو چھوٹے چھوٹے پٹہ دار یا کاسکار ہیں ان کو سرے سے معاف ملنی چاہیے اور نہیں لوگوں
پر اسسمنٹ عائد ہونا چاہیے جو ۲۰ روپیہ یا زیادہ رقم مالگزاری ادا کرتے ہوں

Mr Speaker We may close the discussion now, as no hon Member rises to speak on the Bill

Shri V D Deshpande Sir it is already 4 P M

Mr Speaker There is still 2 minutes more

سری کوپی ڈی کنگار بلدی ـ ل ٹیکس کے وسے میں ھ ھے ہیں ن کے وسے (विषय) میں کچھ کہنا ہے و ی سلسلہ میں ہی سے م بھی ن کی ھے میں سمجھتا ہوں کہ ل ک ن کرنے سے ملے وسک ساتھ وقت وسال ھ دے (हृदय) سے کام نہیں لیا گیا

مسٹر اسپیکر س مت میں ھے کی ضرورت ہیں ـ ے ھ ہ رو کی حد تک م سب کی ھے سی ر مت کریں

سری کوپی ڈی کنگار بلدی میں ہ رو ہ کی م کے وسے ہی ہی کہہ رہا ہوں ہمارے دیہات میں ھ غریب کسان ھے و ھ ہ رو ہ ے کم مالگزاری ادا کرتے ہیں ن کی بہت کسب (कायदा) ھے اگر وہاں ھ کر ہم دیکھیں و معلوم ہوگا کہ ہمارے ن کسانوں کی حالت کیسی ھ ہ ھے ہمارے ضلاع میں سے بھی کسان ہیں جن کے امر جم ریزی کے لیے ک بھی جانس نہیں رہیے و جب و لوگ ساہوکاروں سے سمہ وغیرہ لیتے ہیں تو وہ ساہوکار د رہا ہ یا سود لگاتے ہیں یے بھی ل گ ہیں جن کے پاس لاگ لاگوری کے لیے سب نہیں ہ یا ورو وعدہ کے ط ر ر ن سے سے لیے ہیں سے کسان بھی ہیں جن کے اس کاسب کے لیے د ی بیل نہیں ہوتے بلکہ و لوگ بیچارے کے باک ے کے بیل لالیتے ہیں یے لوگوں راگ اس ٹیکس کا حھ لگایا جائے تو و بہت با وس ھوجاسکے ان طرح سے اگر ان ر ی رو ہ ۲ اہ ٹیکس لگادیا ھ سکا تو و ور زیاد تکلیف میں مبتلا ھ ھ سکے گر ہم وہاں جاکر دیکھیں و ان کے دکھ سکھ میں ـ یک ہوں ہ ب ہیں ان کی صلی حالت معلوم ہوگی یہاں سبھے ہا ؤ یں علم اکر ن پر ٹیکس لگانا نامناسب ہوگا وہاں و ایسے بھی کسان ہیں کہ جن کے پاس رہنے کو مکان تک نہیں ہیں ایسے لوگوں ؤ ر و ژن (Revision) کے بہانہ سے ٹیکس لگانا کہاں تک درست ہوسکتا ھے اگر اب ان لوگوں کی ریسات کا ہ وے کیا جائیگا تو کسانوں ر کافی صدمہ عا ہ ہوگا ور اساف کو لوٹ معاف کرنے کا موقع ملیگا اور ہ لوگ ان ڑھ کسانوں سے نا د بھاسکے ہمارے بعض علاقات جیسے اوسور کنوٹ وغیرہ میں جو گونڈ وغیرہ ہیں ان ر بھی ٹیکس لگانے کی کوشش کنگی ھے لیکن میں یہ کہونگا کہ دفعہ (۹) میں م لانے کی گنجا س موجود ھے ہم اس سلسلہ میں کوئی امید ب لاکر وسکو دور کرسکتے ہیں اسلیے میں جواھس ڈ باھوں کہ میں نے جو مم لائی ھے اسکو سارا ہاؤس قبول کرلے

The House then adjourned for recess till Half Past Four of the Clock

The House re assembled after recess at Half Past Four of the Clock

[*Mr Speaker in the Chair*]

శ్రీ ఎ. యస్. నరసింహారావు—(ఇల్లెందు)

స్పీకర్ సర్

నేను ఈ బిల్లుమీద మాట్లాడేటప్పుడు నేను ఈ మొత్తం బిల్లును వ్యతిరేకిస్తూ ఉన్నట్లు ఎంచినవిషయం మీకు జ్ఞాపకం ఉండవచ్చును అయితే నేను ఎంత వ్యతిరేకించినప్పటికీ అది పాసైనందు సభచేత ఆమోదింపబడ్డ అయింది అందుచే తప్పనిసరియయి ఇప్పుడు ఈ అమెండు మెంటు తెచ్చాను ఈ బిల్లులో 3వ క్లాజు ఎట్లైతే ఉన్నదో ఈ ఆదనపుపన్ను తీసుకువస్తున్న భూములు ఎంచి క్రితంలోని నాన్‌దివాని ప్రాంతాల్లోని భూములు అన్నింటిమీద పన్ను పడకుండా మినహాయించుకపోగా చేసినదేమిటంటే క్రితంలో నాన్‌దివాని ప్రాంతాలుగా ఉంటూ ఈమధ్య పరిసరప్రాంతాల జిల్లాలలో సమానంగా తీసుకురాబడిన వాటిమీదకూడా ఈ పన్ను వర్తించునట్లుగా చేర్చుతోంది ఆభాగాన్ని చేరుస్తూ ప్రభుత్వం ఈ బిల్లును తెచ్చింది అయితే ఇప్పుడు మనం ముఖ్యంగా తెలుసుకోవలసినది ఏమిటంటే పరిసర రాష్ట్రాల్లో ప్రజానీకం యొక్క జీవితప్రమాణము పోల్చి చూచినట్లయితే మనవద్ద ఉన్నరైతాంగజీవిత ప్రమాణము పోల్చి చూచినటయితే మనవద్ద ప్రజానీకం ఆర్థికంగా వెనుకబడివుంది వారు నానావిధాల బాధలు పడుతున్నారు వెనుకట దోపిడీప్రభుత్వం వలన కృంగి కృశించిపోయిన చిక్కి శల్యాలై బాధపడుతున్నారని మనమందరం ఒప్పుకొంటాం అటువంటివారిమీద ఈ బిల్లుద్వారా అదనపుపన్ను వేయుట అన్యాయం దాన్ని సమర్థించుటకు అనేక విధాలుగా చెప్పడం జరిగింది రీసెటిల్మెంటు (Resettlement) కాలమందు పాతప్రభుత్వంయొక్క చట్టము ప్రకారం ఇండివిజువల్ (Individual) వ్యక్తిమీద మాటికి నూరుపాళ్ళ పెంచవచ్చునని గ్రామాలమీద 50 శాతం తాలూకా మీద 25 శాతము పెంచే అధికారము ప్రభుత్వానికి ఉందని అయినను ఆవిధంగా కాకుండా కొంతమొత్తాన్ని మాత్రం పెంచుటకు ప్రయత్నము జరుగుతోంది కావున అభ్యంతరాలు చూపటం సబబుకాదని వాదించటం జరుగుతున్నది అయితే ఇది ఒక సిద్ధాంతాన్ని బలపరచిచెప్పిన వాదనకాదని స్పష్టంగా గ్రహించవలసి వుంటుంది ఆ విధంగా పాతచట్టాలను చేసే అధికారం మనకుంది శాతము ఇరవై అయితే కాదు ఇంకా పెంచవచ్చును అనే ఒక చట్టం ఉన్నాకూడా దానిని రద్దుచేసి దానిస్థానంలో పాతశిస్తులు 25 శాతం తగ్గించవచ్చును అనే మాతచట్టము సృష్టించే అధికారంకూడా మనకు వుంది పాత చట్టాలు ఏమి చెబుతున్నాయని చూడటంమాత్రమేమన పనికాదు ప్రజానీకానికి లాభదాయకంగా వాటిని సవరించే బాధ్యత మనమీదవుంది కావున అది వెనువెంటనే చేయడం ఏవిధంగా వనునది మనం పరిశీలించాలి వెంటనే చేయాలి ఇప్పుడు ముఖ్యంగా జరుగుతున్నది ఏమిటంటే ఈ 10 తాలూకాలలో సర్వసామాన్యంగా అంటే దివానీప్రాంత రైతాంగముమీద పన్ను పై ఎస్.ఎ. గాక క్రితంలో జాగీర్దారీ నాన్‌దివానీగా ఉంటూ ఇప్పాళ్ళు పరిసర ప్రాంతాలలో సమా గా శిస్తులు కేకిన వాటిమీద ఈ ఆదనపుపన్ను ఎట్లైతే వుందో అది తగులుతుంది అని వాటిని దీనిలో ప్రత్యేకంగా చేర్చడం జరిగింది ఇది ఒక విధంగా నాన్‌దివానీ ప్రాంతాలభూములు ఎక్కువ వున్నాయో పరిసరప్రాంతాల పన్నుకు సమానంగా తేలిన వాటిమీద ఈపన్ను పెంచుటకు యత్నం చేస్తున్నారు శిస్తులు పరిసర దివానీ ప్రాంతాలకు సమంగా తగ్గించినప్పటికీ పాత నాన్

L A Bill No XXI of 1952   *17th July 1952*   1955
The Hyderabad Land
(Special Assessment) Bill

దవాని ప్రాంతం ప్రాంతంగం అనేక బాధలతో ఉన్నారు ఇంతవరకు వారు లనే ప్రజలు చేరి చూత వచ్చారు వారిమీద ఆ కారణంగా ఈ పన్ను రాకున్న గా చే న్యాయం కాదని ఎంయయిన పద్ధతికాదని గవర్నమెంటు చాలి ం ర ా తాలరో సమానంగా శిస్తుల ప్రస్తుతం లేగించబడవంతేగాక్రాన నాన్‌దివాని ప్రా దివా ప్రాంతాలతో దివాని ప్రాంతాలతో పోలించు ఎవిధంగా కూడా ఆ కారయూ క్కా వుండంటే రాయితా లీరుగకూ లేవ ఆారం తమ తే టన్ను వానికం శాల తరువాత ఎక్కం టున్నవానిక మానవ్మైన పని ఇచ్చి సేటుగ ద ఇద్దరు గా కంటున్నారు కావున తప్పని లంగా ఈ ఎవిని నిర్వాహంచ ఉని ఎప్పా ఉదో ఆ విధంగా ఉం హైదరాబాదు సంస్థానముల రైతాంగం చాల పె వార అనేకవిధాల దోచుకోబడుచున్నారు జాగర్దారీ నాన్‌దివాని ప్రాంతా గా ఒధగ పన్నులు గాక ఒక్రమపన్నులు ఎన్నోవున్నాయి ఆప్రాంతములోని వార సేటకు మానవుంగా పోల్చుకో గలిగిన స్థితిలో లేదన్నది అందరూ అంగీకరించినదే నాన్ దివా దయాలను ఎంసర ప్రాంతాలలో పాటులు కువచ్చారు కావున వారిమీద ఈ ంప న్నలు వేయున్నారని ఉద అచేవని చెప్పడం వాంక అన్యాయం చేయుడంకాగలదని చెప్పకల్పదు దివాని ప్రాంతా ప్రజానీకం కూడా దోపిడీకి గురి అయినారు నాన దివానీలో ప్రజం ఎట్లాగైతే ఈ రోజు బాధలు పడుతున్నారో వాళ్ళ అట్లా బాధలు పడ్డారు కావున వ్యవ వా దరఉద ప న్నులు విధించి కష్టాలకు గురిచేయడం తగనిపని కాగా ఎంసర ప్రాంతా ల ేమానంగా ఈ మధ్య ఎవరింపబడిన పాత నాన్‌దివాని ప్రాంతాంమీద ఈ ఉప ప్రాంప చేయడం ఎరాసం అప్రాంలయ ప్రజలయడల అన్యాయం జరు దంమాత్రమే కాగలవు కావున నేను అమెండుమెంటు తెచ్చాను ఈ పంక్తిలుల ప్రభుత్వమువారు చి 3వ కాజులోని ఆ భాగాన్ని ఉపసంహారించుకుంటారని ఆశిస్తూ నేను ఇంతటిలో విరవిస్తున్నాను నాకు కోం పను బల పర్చవలసిందిగా సభను ందంవి కోరుచున్నాను

श्री वामनराव देशमुख (मोमिनाबाद जनरल) अध्यक्ष महाराज मी या बिलाला या दुरुस्ती सूचना आणली आहे ती अशी आहे की १०० किंवा त्या पेक्षा जास्त शतसारा देणाऱ्या जमीन मालकाचे वर हा शतसारा आकारण्यात यावा याचप्रमाणे ५० रुपये व २५ रुपये असणाऱ्या जमीन मालकाकडून हा नवीन सारा घ्यावा अशाही सूचना आल्या आहेत मी आता १९५१ साली झालेल्या शिरगणतीचे आकडे आपल्या समोर ठेवतो १९५१ साली जी शिरगणती झाली तीवरून असे दिसून आले की शेतीवर सुमारे २५ कोटी लोक जगत आहेत इतर व्यवसायावर सुमारें पावणे अकरा कोटी लोक जगत आहेत या २५ कोटीमध्ये स्वतःच्या मालकीच्या लहानशा जमीनीत शेती करणारे लोक जवळ जवळ पावणे सतरा कोटी आहेत खंडाने जमीन घेऊन शेती करणारी कुळ सरासरी तीन कोटी आहेत ५६ लक्ष मोठ शेतकरी आहेत आणि ४ कोटी शेतमजूर आहेत १९४१ च्या शिरगणतीत मध्यम शेतकऱ्यांची ही संख्या साडेबारा कोटी होती व शेतमजूर कमी होते पण आता शेतमजूरांची संख्या वाढली आहे जे लोक असे म्हणतात की महायुद्धामुळे शेतकऱ्यांची स्थितीत सुधारणी आहे त्यांनी या आकड्यावर विचार करावा आम्हाला असे सांगण्यात येते की गेल्या दहा वर्षात शेतकऱ्यांचे उत्पन्न वाढले आहे पण आता

वरील आकडे पाहिल्यास आपणास असे दिसून येईल की गल्या दहा वर्षापूर्वी शतीचे मालक असलेले कितीतरी शतकरी आज शत मजूरांच्या रागत जाअन बसले आहेत

चीफ मिनिस्टरनी कालच्या आपल्या भाषणात असे सांगितले होते की आपल्या देशात सकडा ८५ टक्के लोक शतकरी आहेत अर्थात शतकऱ्याकडूनच अधिक अधिक कर यण स्वाभाविक आहे ज्याप्रमाण पाण्याची वाफ होते आणि पुन्हा वाफचे पाणी होअून तेच आपल्याला मिळते त्याच प्रमाणे शतकऱ्याकडून जो कर घतला जातो त्याचा फायदा पुन्हा निराळ्या रूपान त्यानाच मिळतो

छोटया छोटया जमीन मालकाच्या जमीनी गल्या २५ ३० वर्षात मोठमोठया मालकाच्याकड गल्या आहेत म्हणून मला असे म्हणावयाचे आहे की जो जमीन मालक १०० रुपय महसूल देतो त्याच्यावर हा कर लावण्यात आला तर लहान शतकरी वाचतील

हिंदुस्तान सरकारन अक कृष्णमाचारी समिती नमली होती त्या समितीच्या अहवालातील पष्ठ तेरावरील ८९ कलमात वाजवी किंमतीची व्याख्या खालीलप्रमाणे केली आहे

शतकऱ्याच्या अुत्पादनाचे कामी अुत्तजन मिळावे म्हणून त्याना अुत्पादनासाठी जो खच यतो तो व त्या खर्चावर शतीच्या धद्याची तुलना करता यण्यासारख्या अितर धद्यात मिळतो तितका नफा देअून जी किंमत ठरविण्यात यईल त्या किंमतीला वाजवी किंमत म्हणता यईल

हिंदुस्थान सरकारचे माजी युद्धकालीन अन्नमत्री श्री सी पी श्रीवास्तव यानी असे सांगितले की शतकऱ्याना त्याच्या मालाचा जो भाव मिळतो तो योग्य प्रकारे मिळत आहे किंवा नाही हे भाव ठरविताना विचारात घतले पाहिज हिंदुस्थानातील अन्न परिस्थिती हिंदुस्तान सरकार प्रकाशन पान (९४)

आता आपल्या समोर ज बिल आणण्यात आले आहे तसा प्रकारे शतकऱ्यावर कराचा बोजा टाकताना असा विचार केला पाहिज की या बरोबरच त्याच्यावर सेल्स टॅक्स अथवा कधकाप टक्स या दुसऱ्या मार्गाने आणखी कर बसविण्यात यत आहे स्वत मुख्य मत्री सागतात की शतकऱ्याची परिस्थिती चागली नाही पण प्रत्यक्ष कर वाढविण्याच्या वेळी मात्र ह्या गोष्टीकड लक्ष दिले जात नाही मी श्रीमत शतकऱ्यावर कर लावा असे का म्हणतो ? असे सुचविण्यात माझा हेतू हा आहे की श्रीमत शतकरी आपल्या जमीनीवर कष्ट कायम ठवून आपल्या धान्याचे अुत्पादन वाढवू शकतो पण गरीब शतकरी मात्र अशा प्रकारे आपले अुत्पन्न वाढवू शकत नाही कारण त्याच्यास ती ताकद नसते त्याच्याजवळ जमीनीहि चाळण्यास पैसा नसतो त्यान जर आपल्या जमीनीत अुत्पादन वाढविण्याचा प्रयत्न केला तर तो कर्जबाजारी होतो व काही दिवसानतर त्याची जमीन सावकाराकड जाते जमीन मालकीचा नसल्यान मेहनत करता यत नाही या योग जमीनीचा कस मात्र कमी होईल व अुत्पादन वाढावे तितके वाढणार नाही अुत्पादन वाढविण्यासाठी बरोबर सरकार तर्फे ज्या सवलती मिळावयास पाहिजत त्या मिळत नाहीत शतकऱ्याना शतीकरिता आधिक बिजाम देण्यासाठी व नागर वी बियाण अित्यादि अितर आवश्यक बाबीसाठी सरकार फारचकमी तकावी देते जी तकावी देण्यात यते ती योग्य अशा माणसाना मिळत नाही ही तकावी गरजूना

न मिळता श्रीमंत शेतकऱ्यालाच मिळते अशा स्थितीत सामान्य शेतकरी फारसे उत्पादन वाढवू शकत नाही

मला एक पूर्वीची गोष्ट आठवते ती सांगतो एक माणस दुसऱ्या गावाला दोन पायल्या ज्वारी घेऊन आपल्या घोड्यावर बसून जात होता त्याला वाटले की ज्वारीच्या गाठोड्याचे व त्याचे ओझे मिळून घोड्याला अधिक त्राण पडेल म्हणून त्याने ते गाठोडे स्वतःच्या डोक्यावर घेतले व आपण घोड्यावर बसला आता घोड्यावरचे ओझे कमी झाले असे त्याला वाटले त्याच प्रमाणे सरकार प्रत्यक्ष कर न आणता अप्रत्यक्ष कर लावीत आहे

ही परिस्थिती लक्षात घेऊनच मी दुरुस्ती सूचना आणली आहे तिला या सभागृहाने मान्यता द्यावी

شری داور حسین مسٹر اسپیکر مجھے اس امنڈمنٹ کے سلسلہ میں زیادہ عرض کرنا نہیں ہے اصلی حساب سے جس صورت میں بل پیش کیا گیا ہے مسٹر [illegible] امنڈمنٹ اس سے مطابقت رکھتا ہے لیکن الفاظ سے کچھ غلط فہمی ہو سکتی ہے [illegible] اسلیے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ہے

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر (Hon Member for Nizamabad) نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے میں اسکو قبول کرتا ہوں

(شری داور حسین مسٹر اسپیکر اسکے بعد مجھے کچھ عرض کرنا نہیں ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے مسٹر اسپیکر جو امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ [illegible] بل کا [illegible] قولداروں [illegible] یہ جو ہاوس کے سامنے [illegible] یہ [illegible] ہے کہ [illegible] ان کا [illegible] ہونا چاہیے تھا نہیں اگر عمل کے لحاظ سے غور کیا جائے تو [illegible] اس بل سے قولدار [illegible] ہونگے جس طرح سلس ٹکس کے بارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ بیوپاری [illegible] نہیں رہا کیونکہ وہ گاہک سے وصول کر لیتا ہے اور حکومت نے اس کے لیے پراویژن بھی دی ہے لیکن اس بل میں تو اسکی بھی صراحت نہیں کہ لینڈ لارڈ اپنے بوجھ کو قولدار [illegible] (Transfer) نہ کرے اسی چیز کو صاف کرنے کے لیے یہ امنڈمنٹ لایا گیا ہے یہ [illegible] ایکٹ میں کوئی ترمیم نہیں ہے بلکہ ایک سیونگ پراویژو (Saving proviso) ہے تاکہ کوئی لینڈ لارڈ اپنا بوجھ قول [illegible] پر نہ ڈالدے اسکی وضاحت ہونی چاہیے کہ جو زائد ٹکس عائد کیا جا رہا ہے اسکی بنیاد پر قول کی رقم نہ بڑھائی جاسکے حکومت کا جو قانون آراضیات کے سلسلے میں آنے والا ہے اسکو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے اسلیے کہ ٹکس میں زیادتی کی وجہ سے زمیندار کی قیمتیں اور رینٹس (Rents) بھی کہیں زیادہ نہ ہوں ظاہر ہے کہ یہ چیز [illegible] ایکٹ میں بھی نہ ہوگی اس لیے یہ امنڈمنٹ اسکی مخالفت میں نہیں ہے بلکہ وہاں جس طرح سے ایک کلاز ہے کہ پہلے

کر سعدہ ن سی کٹ کا ہ گا مطلب لگان تک ۲ تہائی سے زیادہ ہو
جب تک جو ہوئی ہے کم کی صورتیں ہیں و وہاں سے سب تک طے کی د کہا
ہے یہ ترمیمات جو ہمارے سامنے لائی گئی ہے برری رکے سے بن ہے ورمیں
کی گئے ہیں کہ کہ ۲۰ رو ادا کرنے والے کسان کو مستثنی کیا جائے
د برے ہاتھ و د کرنے والے کسان کو معاف کیا جائے ی ور ( )
رو پ د کرنے والے کو معاف کرنے کے لیے ہے کسان کے دعوے ہیں کہ ن ط
میں سمجھتا ہوں کہ کسانوں کے کسی کہیں دعوے تک بس تصادم کہ کرنے کے بے
ہوس سعی ہوگا میں کہ کہونگا کہ احساس کی قدروں میں اضافہ ہے ء سب نا مو
طرح کے کاشتکار کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوا ہے د بون میں جو اضافہ ہو و سکے
تو بلدین مسب (Two ends meet) کرنے ہی کے بے کال رہا او
زندگی کے ہ سعہ میں گرانی کی وجہ سے کوئی فائدہ نہیں ہے لہ ماہ کسانوں
پر ٹیکس رہا ا جاسکتا ہے لیکن ہمارے سامنے کسان کی ہ گ کا سی
(Purchasing Capacity) بڑھانے کا ہی سوال ہے بدعوی ہے کہ
کسان کے پاس بھی کچھ نہ کچھ سرمایہ چھوڑیں تاکہ وہ اپنے کھیت درست کر کے
آلات زراعت مہیا کرسکے بیج خرید سکے اور اپنی زراعت کو ترقی دے سکے گ کی
فاضل رقم حکومت ٹیکس کے ذریعہ حاصل کرلے و وہی وقت ہوگا کہ سونے کا انڈا
دینے والی مرغی کو کاٹ کر اسکے پیٹ میں سے کا ڈھیر نکال لینے کی کوشش کی
جائے کسان کے پاس بھی کچھ رقم چھوڑی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی کو خوشحال
بناسکے اور اپنی زراعت کو وسیع کرسکے اسی صورت میں برری بحر کو کسان کے
بارے میں اپنی پالیسی بدلنی پڑے گی کسانوں کے دو طبقات ہے ڑینگے بہت تو
ایسے مالک لارڈ (Absentee Landlord) جو خود کاشت نہیں کرتے
لکہ نوکروں سے کام کرواتے ہیں کے بارے میں حکومت کا لگ رویہ ہونا چاہیے
جو ہماری سوسائٹی کے پیراسائٹس (Parasites) ہیں ان پر ٹیکس
لگانا چاہیے و یک سو کی جو لمٹ (Limit) رکھی گئی ہے و
مناسب ہے لیکن اگر حکومت اس کو زیادہ سمجھتی ہے تو ایسی صورت میں (۵) ایکڑ
کی لمٹ رکھنے کے لیے جو تجویز پیش کی گئی ہے و منظور کی جاسکتی ہے اس سے
متوسط کسان متاثر ہوسکیگا جو ۲۵ یا ۳ ایکڑ زمین کھتا میں سمجھتا ہوں
کہ ایسے کسان کو بھی اضافہ سے مستثنی رکھنا چاہیے اگر کسی صورت میں ۲۵ روپے
تک لگان ادا کرنے والے کسانوں کو مستثنی کیا جانا چاہیے حکومت کو چاہیے کہ
وہ اپنی ہی تجویز پر اصرار (Insist) نہ کرے گ ایسا ہو
وایسے چھوٹے کسانوں کے بھی میں انصاف ہوگی اگر دیہاتوں میں جا سے چھوٹے
کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے اور نہ آنریبل منسٹر اسکو ثابت کریں تو میں تنگی
تصور کو مان لونگا اور اگر نہیں ہوا ہے و بن اضافہ سے اسکی زندگی تباہ سے بدتر
ہوجائیگی۔ آنریبل منسٹر کو ان دلائل پر غور کرنا چاہیے و گھوڑے در سمجھ کر

اد د دہ حلنا ہں ھ ے کی و ہ دکوںی ک حو نا کسان کے گھرے کے
ہروں کے حصے ں ا اھے

ں حالات میں ہں ھاوس سے ا پل کرنا وں کہ عرصہ ور میر کسانوں کو
س ماد کے بارے سے ی کیا ھے گمکسب ہ جاھی ھے کہ کسانوں کی پیداوار
او دب ھ ھے ورو ھ ں ھل زندگی بسر کرسکیں اس کے لیے ایک سہ روپہ
ا ں ب ھ معاف کرنے کی ھ عور ھاوس کے ے ں ہوتی ھے کہ ماں لیا
ھ نا ھ ے ں سے گو نمس کہ حھ راد معصان ہ ہ ھ د دلائل میں نے ھاوس
کے سامنے کیے ھیں امید ھے کہ ان حکومت عور کرے گی

سری سر واس راؤ میری رم کا معصد ہ ھے کہ حکام اد میں حکام ساگر
دراحکت کے عصب کی اراصیات کی بھوڑی ہو سکی ھے اس بل میں علاقہ طم آباد بھی
سرنک ھے حسکی وجہ سے ان کسانوں ر ظلم ر رہا

مسٹر اسپیکر دور حسن صاحب نے ھ م اسی سلسلے ں ہ س کو ھے و سلم
کرلی گئی ھے اسی صورت میں کیا ب ا ی ترم ر مرد ھ صروری سمجھتے ھیں

شری سر نواس راؤ ھ نکہ مل مسٹر طم آباد کے بند مب کہ ھ ب
مسٹر صاحب نے منظور کر ما ھے الیے بھی مر کہ ہں ھے

سری ادھو راؤ پٹیل مسٹر اسپیکر سر حو اسٹسب ھے و عرب کسان کی نیکس
ہے حانے کیلئے پیش کیا گیا ھے سوال یہ ھے کہ ہم سب ھی رساب کا یسے کر ھے
ھیں ور سے اسحاص حسکی زمیں اکرسے زیادہ ھے ایک معسے کرنے میں ھم حق
ھا ب ھر نا ہیں کہا جاتا ھے کہ قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے ھم نیکس عائد کررہے
ھیں میں یہاں نا بات واضح کرنا چاھتا ھوں کہ ھمارے اس ھ ھ لدنگس ھیں وہ ان
اکنامک ہولڈنگس (Uneconomic holdings) ھیں اسلیے قیمتوں کے
بڑھنے سے کاسکاروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا ھے حسانچہ مل ہلا نگ کمیٹی کے حصہ ں
نے کہا ھے

(*Report of the Sub Committee of the National Planning Committee*)

'The rise of prices of agricultural produce does not benefit cultivators of undersized holdings"

وب مہنگ ہونے کی وجہ سے میں یہاں ا پھارسر ک کوٹ نہیں کررھا ھوں بلکہ صرف
ہ وری حولہ د رھاھوں دوسرے یہ کہ رورل انڈیٹڈ نس (Rural Indebtedness)
بہت بڑھ گئی ھے سارے ملک میں ا رسل حسب مسٹر صاحب کی جانب سے حو سار احمار دکن
کرانکل میں ھے وہ یہ ھے

The Chief Minister referred to heavy rural indebtedness and said that Government contemplated establishing several land mortgage banks in different parts of the State to effect credit facilities to agriculturists and redeem them from the clutches of money lenders

ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ کسان کو مہنگا ہو رہا ہے اور دوسری طرف جب ان پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دے سکتے ہیں اگر کسان کے پاس پیسہ ہوتا تو کیا وہ پہلے ساہوکاروں کو ادا نہ کرتے اسارے میں کے بی سا
ے ہو و مٹ ویسے کہ ہے وہ یہ ہے

Shri K T Shaw Chairman of the Sub Committee of the National Planning Committee in his report says

The cultivating proprietor or tenant of uneconomic holding consumes all the produce of his fields and he has to supplement it by wages of his labour He is a subsistence farmer cum cottage worker With the decay of cottage and rural industries any payment of rent or revenue that he makes renders him and his standard of farming and reduces the physical efficiency of himself and his family"

یہی افسوسناک حالت ہے کسانوں کی حالت ہے وہ یا سہ ہے اسے ہے ور و ای روزمرہ ضروریات زندگی کہ بھی پورے نہیں کرسکتے اور نہ اکی آمدنی اسکے لیے کافی ہوسکتی ہے پہلے رول انڈسٹریز ہوا کرتے تھے جس سے انہیں کچھ نہ کچھ آمدنی ہوجاتی تھی لیکن اب وہ بھی ختم ہوگئے ہیں اسلیے اگر ان پر مزید ٹیکس عائد کیا جائے تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ ان سکتی ہے ہم اکے لیے مزید دشواریاں پیدا کررہے ہیں اسلیے میں نے جو اسسمنٹ ہو کیا ہے اسکہ منظور کیا جانا چاہیے

دوسری چیز جو اسسمنٹ میں رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہر ۳ سال کو اسسمنٹ میں اضافہ ہوا جاہیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات افسوسناک ہوگی ہے لیکن یہ نہ فارمولا (Formula) بتائے ہیں اور نہ یہی کہ ری اسسمنٹ (Reassessment) کیلیے اوسط انکم (Average income) دیکھی جائے میں سمجھتا ہوں کہ اسکی صحیح مقدار معلوم کرنے میں زیادہ مشکلات ہوں گی میں مر کسسس ہے اور

مسٹر اسپیکر ڈسٹ رنڈنگ کے ولب ھب کہہ چکی ہے

شری ادھو راؤ پٹیل اسسمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ غریب کسانوں پر جو بار عائد ہورہا ہے وہ عائد نہ کیا جائے

شری ایم بوسنگ راؤ (کلواکرتی) جناب اسپیکر صاحب میں صرف اسسمنٹ کی حد تک ہی عرض کرونگا اسسمنٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ اسمیں یہ داروں یا کسانوں پر

جو کہ ۲۵ ہ یا رو کے ر مالگزاری ادا کرتے ھیں معاف کیا جائے
دوسری خبر یہ ہے کہ معاف کا و زں رہ رہے ان بارے میں میں یہ عرض
کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے آپ معلوم کریں کہ دیکھئے کیونکہ جو بوجھ ہے
ہمیں معاف کا کہیا ن رہا ہے ور یہ لینڈ لارڈس ر بلکہ اس کا ا رہیں پر
رہا ہے (Laughter) میں دوبارہ کہو گا کہ اسمسٹ کا ار رہیں پر
ڈالا جاتا ہے و س ری ہو رہا ہے میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ رہیں جنگل
پہاڑ ندی د ا وغیرہ یہ سب جیزیں سرکار کی ملک ھیں ورنہ کار ھی ان جیزوں پر
سب سے کرتی ہے جیسے وہ ۲ ۴ ۵ ہ کچھ بھی ہو جو شخص کو جو رہیں
حاصل ہے یہ ٹیکس دینا رہا ہے او بندوبست والے ان رہیں کی حیثیت کا لحاظ کر کے اسی
حساب لگاتے ھیں گ کہ ل انکم (Agricultural income) ٹیکس
کا طریقہ جو یہ ہو رائج کیا گیا ہے اور ب گورنمنٹ دس ہزار گھٹا کر ا ہزار پر
لانے والے ہو رہی ہے طرح ان لوگوں کو لینڈ ٹیکس بھی دینا پڑیگا ور گ ایگریکلچر
انکم ر بھی ٹیکس دینا پڑیگا ب یہ کہتے ھیں کہ یہ د روں کی انکم کا ار جو
اسسمنٹ ہو اس پر لگایا جائے اصول کے خلاف ہے رہیں کے لحاظ سے دھارا عائد
کیا جاتا ہے آپ اگر ایسا اصرار کریں و اسکا کیا رہیگا میں سمجھتا ہوں کہ اس
سے یہ صرف حیدرآباد میں بلکہ نوے فیصد سال میں جو ریونیو وصول ہوتا ہے وہ بمرلہ
صفر ہو جائیگا ہم سب ہی چاہتے ہیں کہ کوئی ابسنٹی لینڈ لارڈ (Absentee Landlord)
نہ رہے سلئے ہم ان ر ٹیکس یا لگان لگا کر انکو ڈسکریج کرنا چاہتے ھیں لہذا میرا
مطلب یہ ہے کہ ح جو جائے ایسا سلوک کرتے ہیں وہ ناقابل عمل ور اگر اب کو
گورنمنٹ چلانا ہے تو انکو کچھ نہ کچھ ٹیکس لگانا ہی ہوگا آپ یہ چاہتے ھیں کہ
مولداروں پر ٹیکس نہ لگائیں ہم بھی یہی چاہتے ھیں اس لیے جو ٹیکس اب لگایا جارہا ہے
وہ رہیں ر لگایا جارہا ہے چاہے اس رہیں پر لینڈ لارڈس قابض ہوں یا ٹیننٹس (Tenants)
اگر کوئی میہ ور مہ د رہے تو یہ اور بات ہے بہر حال میرا خیال یہ ہے کہ یہ ناقابل
عمل ہے

دوسرا سوال ایسسمنٹ ہے وہ یہ کہ کئی مقامات پر مالگزاری سال سے لینڈ ریونیو وصول
نہیں ہوا ہے ان میں سے بعض مقامات یہ ھیں

مہابوبنگر	سنہ ۱۳۳۴ ف
کوڑنگل	سنہ ۳۴۵ ف
چیتولی	سنہ ۱۳۴۵ ف
یادگیر	سنہ ۳۴۵ ف
گلبرگہ	سنہ ۳۴۵ ف
موسیٰ آباد	سنہ ۳۵۹ ف

اس طرح سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ۲ [illegible] سے بعض مقامات [illegible] بعض مقامات پر اسسمنٹ دوسری مقامات [illegible] کی وجہ سے بہت ہے اسلئے اگر [illegible] ہم دیکھیں اور دوسرے حصے میں [illegible] کا لگایا جائے کیونکہ [illegible] ہماری آمدنی ہوگی ہماری آمدنی کی [illegible] ڈیڑھ کروڑ سے ۲ کروڑ [illegible] بڑھائی جاسکتی ہے [illegible] رقم وصول ہوسکتی ہے [illegible] میں [illegible] کم صرف کی جاسکتی ہے حال میں ان [illegible] سے اختلاف کرتا ہوں میں مخالفت کی خاطر مخالفت نہیں کرتا ہوں بلکہ اسکو پورے طور پر محسوس کرکے اور اس کے حالات دیکھتے ہوئے اور [illegible] ہوئے کہ ہم کو [illegible] ملک میں چلانے کے لیے پیسہ کی ضرورت ہے کیونکہ ہم کو بہت کام کرنا ہے اور اسکے لیے ہمیں پیسہ کی ضرورت ہے اسکے لیے ہم ایک [illegible] کر [illegible] ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے اگر آنریبل منسٹر اس [illegible] کے متعلق جواب دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا بہت سا وقت بچ جائیگا

شری بی رام کشن راؤ منسٹر اسکرٹری جو پرپوزل پیش ہوئی ہیں وہ دو قسم کی ہیں ایک تو یہ کہ ۲۰ یا ۵۰ روپیہ سے کم ادا کرنے والوں پر اسپشل اسسمنٹ نہ لگایا جائے دوسرے یہ کہ ایک اور پروویسو (Proviso) اضافہ کیا جائے میں نے اس کو قبول کرلیا اور اس بات پر کہ گو دفعہ صاف تھا لیکن پھر بھی کچھ ویگنس (Vagueness) اس میں پائی جاتی تھی اور میں آنریبل ممبر آف دی ہاؤس کا شبہ رفع کرنا چاہتا تھا اس وجہ سے میں نے اسکو قبول کیا ہے اس اسسمنٹ میں عام طور پر جو لکھا ہے وہ دوسرے تعلقوں پر بھی اپلائی (Apply) ہوسکتا ہے اس شبہ کو رفع کرنے کے لیے میں نے اس کو قبول کیا ہے شیڈول میں جن تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے ان تعلقوں میں کئی ایسی ریاستیں ہیں جن پر اسپشل اسسمنٹ (Special assessment) کے تحت اضافہ نہ لگانا چاہیے یہی چونکہ ہمارا بھی اصول تھا اسلئے میں نے اسکو مان لیا ہے لیکن یہ جو تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس کا عمل ان لوگوں پر نہ ہونا چاہیے جو ۵ یا ۲۰ روپیہ سے کم مالگزاری ادا کرتے ہوں اور صرف اسسمنٹ کے ذریعہ سے اسکی جو خواہش ظاہر کی گئی ہے اس کے بارے میں آنریبل ممبر نارائن راؤ کوروی نے ہاؤس کے سامنے جو خیالات ظاہر کیے ہیں وہ بالکل اصولی ہیں میں ان کے لفظ لفظ سے اتفاق کرتا ہوں اسکے علاوہ میں ایک دو اور دلائل پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں بات یہ ہے کہ یہ بل ایک خاص بل ہے اور ایک خاص ایریا سے متعلق ہے۔ اور اس بل کو پیش کرنے کی ایک خاص وجہ ہے اگر یہ اس قسم کا بل ہوتا جسکے تحت کہ لینڈ ریونیو میں اضافہ کے اسسمنٹ کے ذریعہ اضافہ کی تجویز ہوتی مثلاً جیسا کہ مدراس ورکمیٹی میں ہوا جہاں یہ طے کیا گیا کہ سارے اسٹیٹ کے لینڈ ریونیو پر اضافہ کیا جائے۔ مثلاً روپیہ میں ۴ آنے یا ۶ آنے وہاں اس کا خیال رکھا گیا کہ ڈیفرنٹ سلابس آف انکم (Different slabs of income) کے تحت تھوڑے

چھوٹے اکم رکھنے والے کاشتکاروں پر اس کا بوجھ نہ پڑنے دیا جائے۔ اس وقت ہمیں نے ایک بعد بے ذات مقرر کیا اسکے بعد مختلف کراپس پر انہوں نے اضافہ کی تجویز پیش کی کر بل بھی اسی قسم کا ہوتا تو ہم بھی ایک سلاب ایسا مقرر کرتے کہ اس کا پر نتیجے دیہہ کی مالگزاری ادا کرنے والوں پر نہ ہوتا بلکہ صرف اوپر والوں پر ہی یہ اضافہ عائد ہوتا۔ یہ بل مخصوص اور مختص ہے ان ایریاز کے لیے جن میں نان ریسٹلمنٹ نہ ہونے کی وجہ مالگزاری میں اضافہ نہیں ہو پا جہاں ریسٹلمنٹ ہو کر ۳۰ برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس بل کو پیش کرتے ہوئے ہم تو ہمواری (Uniformity) لانا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں اسکی وجہ سے مالگزاری میں اضافہ ہوگا لیکن وہ صرف ۲۰ لاکھ کی حد تک ہوگا اور یہ رقم ہمارے بجٹ کی فنانشیل کنڈیشن کو کافی درست کرے گی اس سے فائدہ تو ضرور ہوگا لیکن دوسری غرض یہ بھی ہے کہ اس سے ناہمواری بھی بند ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں جو تقریریں ہوئی ہیں اس میں آنریبل ممبر وینسر کے بی ساکی اوپینین (Opinion) کو کوٹ (Quote) کیا ہے اور خود مسٹری تک تقریر کو جو ۲۰ دن پہلے سرنا سبھا میں ہوئی تھی کوٹ کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کا کسان بہت مقروض ہے۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے لیکن اس بل سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ کیا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیدر کا کسان تو مقروض ہے لیکن اسکے بازو کے ضلع عثمان آباد کا کسان خوش حال ہے؟ یا یہ کہ بیدر کے کسان پر اس کا کوئی بار نہ پڑنا چاہیے۔ میں اس سلسلہ میں بیدر وغیرہ کے فاکٹس اینڈ فگرس (Facts & figures) بتا کر آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرونگا اور انکی روشنی میں یہ سکتا سمجھا ہے یا نہیں۔ اسکے قبل میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا جنرل انکریمنٹس ان ریونیو (General Implements in revenue) کی بحث ہو تو اس میں سلاب کی گنجائش ہو سکتی ہے لیکن ایسی کوئی چیز یہاں نہیں۔ اس بل کے ذریعہ اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جہاں ریسٹلمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے بہت کم مالگزاری ہے اور وہ ایوریج (Average) نہیں جو ہونا چاہیے اس اصول پر یہ بل مبنی ہے۔ اس سے کچھ زیادہ بار نہیں ہوگا۔ یہ ایک ہماری کامن سنس کی بات ہے اور اسی اصول پر ہم کاربند ہیں۔ ان تعلقات میں جہاں کی زمانہ پر مالگزاری کا کم بار ہے ان پر ۲ آنہ کا بار ڈالا جا رہا ہے جس کو وہ برداشت کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں پر مجموعی طور پر ڈیڑھ سو یا ایک سو کا بار ہے ان پر کچھ بار یہ ڈالنا چاہیے لہذا میں نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ یہ بالکل کامن سنس کا طریقہ ہے جو اختیار کیا جانا چاہیے اسی لیے ہم نے اسکو اختیار کیا۔ اب میں ہاؤز کے سامنے فیکٹس اینڈ فگرس بتانا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ ہم نے جو ٹیکس عائد کیا ہے اسکی وجہ سے کچھ زیادتی نہیں ہو رہی ہے۔ ورنگل ضلع کے ان ریسٹلڈ ایریا (Unresettled area) میں ایوریج ریٹ جسکی کا آنہ ۸ پائی سے لیکر ایک روپیہ ۳ آنہ دو پائی تک ہے

اور سگریم رٹ ایک روپیہ سے ۲ روپیہ ۴ ۸ تک ہے وہاں روٹ یعنی تری زمین کا رٹ ۵ روپیہ ۵ آنہ ۰ پائی سے لیکر ۳ روپیہ ۸ آنہ ۹ پائی تک ہے اور سگریم رٹ روپیہ سے لیکر ۸ روپیہ تک ہے سکے بازو کے ضلع عادل آباد میں جہاں دو بار بندوبست نہیں ہوا وہاں اوسط خشکی کا ۷ ۸ پائی سے لیکر روپیہ ۳ آنہ ۹ پائی تک ہے اور سگریم ریٹ ۲ ۱ آنہ سے لیکر ۲ روپیہ تک ہے اور تری کا رٹ ۲ روپیہ ۳ آنہ سے لیکر ۵ روپیہ ۸ آنہ ۸ پائی تک ہے سگریم رٹ ۸ روپیہ سے لیکر ۱۶ روپیہ تک ہے اب کریم نگر ضلع کا ان دونوں ضلعوں سے مقابلہ کیا جائے کریم نگر میں ریسٹلمنٹ ہوچکا ہے وہاں کا دھار ۸ ہے اوسط خشکی کا رٹ روپیہ آنہ ۲ پائی سے لیکر ایک روپیہ ۲ آنہ پائی تک ہے حالانکہ ورنگل اور عادل آباد میں ۱۱ آنہ ۸ پائی اور ۷ ۸ پائی تھا سگریم رٹ یہاں نہیں بتلایا گیا ہے تری کا اوسط رٹ ۹ روپیہ ۸ آنہ ۸ پائی سے لیکر ۴ روپیہ ۸ تک ہے اور سگریم رٹ ۲ روپیہ سے لیکر ۲۴ روپیہ تک ہے یہ دونوں ضلع ورنگل اور عادل آباد کریم نگر سے متصل ہیں کریم نگر میں جہاں ریسٹلمنٹ ہوا وہاں یہ دھارہ ہے اور جہاں ریسٹلمنٹ نہیں ہوا وہاں یہ دھارہ ہے جو اوپر بتایا گیا ہے اسی طرح اب عثمان آباد کا مقابلہ کیجئے عثمان آباد میں ڈرائی رٹ (Dry rate) کا اوسط ۲ آنہ ۰ پائی سے لیکر روپیہ ۲ آنہ پائی تک ہے اور اسی کے متصلہ ضلع بیدر میں جو ریسٹلڈ ہے وہاں ڈرائی کا اوسط رٹ ۱۴ آنہ ۰ پائی سے لیکر روپیہ ۹ ۸ ۸ پائی تک ہے عثمان آباد میں سگریم رٹ ۱ روپیہ ۶ آنہ ۲ پائی سے لیکر ۲ روپیہ ۸ آنہ تک ہے اور بیدر میں روپیہ آنہ سے لیکر ۴ روپیہ ۲ آنہ تک ہے بیدر ریسٹلڈ ایریا ہے اسی طرح اورنگ آباد پربھنی اور ناندیڑ وغیرہ کا حال ہے پربھنی ان ریسٹلڈ ایریا (Unresettled) ہے وہاں اسکے مطالبات زیادہ ہیں ناندیڑ میں ریسٹلمنٹ ہوچکا ہے اس سے مقابلہ کیا جائیگا اورنگ آباد میں خشکی کا اوسط ریٹ ۴ آنہ ۴ پائی سے لیکر ۱ روپیہ ۷ آنہ ۹ پائی تک ہے ناندیڑ میں ایک روپیہ ۲ آنہ ۸ پائی سے لیکر روپیہ ۰ آنہ تک ہے پربھنی میں ۱۰ آنہ سے لیکر روپیہ ۴ آنہ ۹ پائی تک ہے۔ اس طرح ہم جو ٹیکس عائد کر رہے ہیں اسکے سب مساوات بھی ہو جاتی ہے اب یہ سمجھنا کہ ی روپیہ ۲ آنہ کا جو بار ڈالا جا رہا ہے وہ نا انصافی پر مبنی ہے درست نہیں ہے کسانوں کی جو حالت ہے وہ صرف آپ ہی سمجھ رہے ہیں نہیں جانتے بلکہ اس طرف کے بعض بھی اسکی حالت سے واقف ہیں میں جانتا ہوں کسان دودھ دینے والی گائے ہے۔ سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے لیکن اسی مرغی کو جب ضرورت پڑتی ہے تو کاٹ کر بھی کھانا پڑتا ہے میں جانتا ہوں آج کسان سارے ملک کو سیراب کرتا ہے۔ ملک کی دولت بڑھاتا ہے ۷۵ یا ۸ فیصد آمدنی اسی سے ہوتی ہے وہ سارے ملک کو پانی دینے والا اور سینچنے والا ہوتا ہے وہ ایک سمندر ہے اگر اس میں سے ایک گھونٹ یا ایک گھڑا پانی نکالا جائے تو وہ کونسی ایسی بات ہوگی کیونکہ اور کوئی

دوسرا درجہ نہیں ہے اگر ہے بھی تو وہ اس سمندر کے مقابلہ میں چھوٹی چھوٹی ندیوں کی طرح ہے ممکن ہے ان میں سے بھی کچھ حاصل کیا جاسکتا ہو لیکن اگر وہ ندی ہی ہے سمندر نہیں ہے سمندر کا مقابلہ ندی سے نہیں کیا جاسکتا ہم کسی دوسرے درجہ سے کسی بات (Exploit) نہیں کرسکتے ہمارے ملک کے حالات دیکھتے ہوئے ہمارے سماجی نظام اور ہمارے لاز (Laws) میں نہ نہیں کہتا کہ وہ بدلے نہیں جاسکتے) کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ انکمس (Incomes) ٹیکسز کا دارومدار رکھنا ابھی نا ممکن ہے وہ صرف ایسے ممالک میں ہی ممکن ہوسکتی ہے جہاں اسٹانڈرڈ آف لیونگ (Standard of living) اور انڈکس آف لیونگ (Index of living) کافی اونچا ہو وہاں انکم پر ٹیکس لگانا بہت آسان ہے ہمارا ملک ۸۰ فیصد اگریکلچرل ہے اور جہاں انکم ٹیکس کافی نہیں ہیں ایسی جگہ انکم پر ٹیکس عائد کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے

انکم کی بیسس پر ٹیکس کے عائد کرنے کا اصول مشکل سے لاگو ہوگا میرے آنریبل دوستوں سے اس کے لیے کچھ انتظار کرنے کی استدعا کرونگا جبتک کہ ملک کے معاشی حالات ٹھیک نہ ہوجائیں موجود حالات میں جو تدبر کیا جاسکتا تھا کیا گیا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا گورنمنٹ کے پیش نظر یہ تھا کہ جیسا کہ مدراس اور بمبئی میں ہاویر بیس کی گئی ہیں شروع مالگزاری میں اضافہ کیا جائے یعنی سو پچاس روپیہ تک ہر ایک روپیہ ۴ یا ۸ آنے کا اضافہ کیا جائے اور ۵۰ سو یا ایک ہزار روپیہ سے زیادہ زر مالگزاری ادا کرنے والوں پر فیصد اضافہ عائد کیا جائے اس طرح عمل کیا جائے تو ایبسینٹی لینڈ لارڈز (Absentee landlords) پر اثر پڑتا ہے لیکن میں نے محسوس کیا کہ پورے علاقے پر پورے اسٹیٹ پر اتفاق مالگزاری کا اضافہ کرنا ناقابل برداشت ہوجائیگا چونکہ پرائسس (Prices) میں سلمپ آگیا ہے اگریکلچرل اسٹفس (Agricultural stuffs) اور کیاش کراپس (Cash crops) کا مارکٹ ڈاون (Down) ہوگیا ہے اسلیے میں نے غور کیا اور مناسب سمجھا کہ جائے اسکے زمین پر ٹیکس لگایا جائے تو زمین اسکو برداشت کرسکتی ہے زر مالگزاری جو وصول کیا جاتا ہے در اصل زمین پر عائد ہوتا ہے جیسا کہ آنریبل ممبر کلواکرتی نے کہا اور بالکل ٹھیک کہا کہ محاصل زمین پر عائد کیے جاتے ہیں نہ کہ دار جاگیردار یا معطعہ دار پر عائد نہیں کیے جاتے چونکہ اضافہ لگان زمین برداشت کرسکتی ہے اسلیے ۱/۲ کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ یہ دھارہ پہلے ہی سے زیادہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ وقت مجاور ہو رہا ہے جبر جی اصلاح میں ہم دھارہ بڑھانا چاہیے انکے متعلقہ علاقوں کے دھارہ جات سے مقابلہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہمارے ہاں کے دھارے بہت کم ہیں ۔ مثلاً مدھیہ پردیش یا بمبئی کے متعلقہ اضلاع کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ

کیا فرق ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو میں سٹلمنٹ رپورٹ سے بتا کر کے بتا سکتا ہوں کہ مصلحہ سنسس اور ہمارے ہاں کے دھاروں میں کیا فرق ہے ۔ ب کے سامنے پیش کیا

مسٹر وی ڈی دیشپانڈے ۔ مصلحہ ۔ میں کے ۔ معاملات کے دھارے ۔ جائیں تو مناسب ہوگا

مسٹر بی رام کشن راؤ ۔ آنریبل ممبر کی ۔ کے لئے میں کہدوں ۔ فگرس (Comparative figures) سادہ طور چاہتا ہوں معاملہ حالہ کے دھار ۔ کا معاملہ علاوہ سہکر ۔ کے بعد ۔ ار کے دھر جاتے ۔ کی گئی ہے

[Statement

علاقہ حیدرآباد اسٹیٹ			علاقہ برار		
نام موضع	مکزیمم ریٹ	اوسط دھارہ سکہ ع	موضع کا نام	مکزیمم ریٹ	اوسط دھارہ کلدار
	پائی - آنے - روپیہ	پائی آنے روپیہ		پائی آنے روپیہ	پائی آنے روپیہ
دو کھری تعلقہ حالنہ	۱- ۳-	-۱۲- ٦	بھمرہ تعلقہ جھالکی	۱-۱۲-	- ۹-۱
کے پھل ,,	۱-۱۲-	۱- ۰- ۳	بھو گاوں حرد	۱-۱۲-	- ۹- ۹
دروڈ ,,	۱- ۳-	- ۹- ۹	نم کھیڑ	۱- ۸-	- ۷- ۸
مادا ,,	۱- ۳-	-۱۲- ٦	سادری گاوں	۱- ۸-	- ۸- ۷
وڈ گاوں ,,	۱- ۳-	-۱ - ۳	شہر آباد	۱- ۸-	- ۸- ۷
د کساری ,,	۱- ۳-	-۱۲- ۵	اصلی	۱ ۸-	- ۸- ۵
مادی گاوں ,,	۱- ۳-	-۱ -۱۱	دھامنوروا ڑی	۱- ۸-	۰- ۹- ۸
امبر ہ الا ,,	۱- ۳-	-۱۳- ۹	بھوسہ	۱- ۸-	۱ -۱۱
ادمری ,,	۱- ۳-	- ۹- ۹	سلو	۱- ۸-	۰-۱ ۱- ۳

سری امی راؤ مگر ... ل کے ہیں

سری بی رام کسن راؤ ... دیکھکر ... کروں گا

اسطرح علاقہ کڑ کے متصلہ علاقہ جات میں گاؤں کے دھ ... جات ما ... نا ... میں

وسط دھارہ سکہ حد	موضعات حالس گاؤں	وسط دھاری نکر سکہ ع	مواضعات تعلقہ کنڑ
نای انہ روپیہ نای روپیہ		نای آنہ روپے	
٢ ٩ ٦	لونع نا ٩ ج	٥ ٥	حسن آباد
٥	انھی	٢ ٥	انسال
٢ ١ ٣	حوہ واگھلا		وڈگاوں
٣ ٣	امڑی ورگ	٩ ٢	ناگد
٩ ٢ ٨ ٤	نورا حونا	٨	اولی
٣	دسہرہ	٤ ٣	ہ حولی
٣ ٢	سات گاؤں	٢ ٢	احال

Mr Speaker I think it is sufficient

سری بی رام کسن راؤ ادریل ممبر کو بصمیں کرنا چاہتا ہوں کہ نجاس گاؤں کا اسسمنٹ ہے

سری وی ڈی دیسا ئیٹ لیکن یہ ممبر ڈرائی لینڈ سے متعلق ہیں وہ لینڈ کے ممبر آپ کے یہاں ... ہے

سری بی رام کشن راؤ میں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ہمارے ہاں ووٹ لینڈ کے دھارے زیادہ ہیں لیکن کی حد تک وہ بھی برداشت کئے جاسکتے ہیں اسکی جا ح کے حد بہ معاور بیس کئے گئے ہیں کمیس کی صرف ہم یہ جانے لیکن یہ وزی یہ بھی کہ ملک کی کمی کوک بی یہ کسی طرح سے پورا کرنا ہو ہمارے اینڈس (Ends) اچھے ہوں تو ہمارے مینس (Means) بھی اچھے ہونے چاہیئں ہم نے یہ دیکھا کہ یہاں کیا اور برداشت کر سکتے ہیں جس ار کے برداشت کرنے کی نوع بھی ہم نے سمجھا کہ اتنا ہی بار ڈالا جائے ہم سروود ہ کے گاندھین رسپل (Gandhian principle) کے انوسار اس پر غور کیا اور خاص تعلقوں کی حد تک سرکاری رپسسلمنٹ نہیں ہوا ان ممبر کی روسی میں کم ہے کم جو مانع ہم نے کیا اور یہ سمجھکر کیا کہ یہ برداشت کیا جاسکتا ہے اور اسی ضرور کے تحت یہ منظور ایکے جانے میں لگی

وں کی مکمی کی و ہ سے میں رہ او ومہ کی و میں ہوا مجھے ہے کہ
آ ل ممبریں طے میں وہکے ہوکے میں میں ر ہواہوں ہ اس معصل کے سے
کے بعد یعملے لوکو میں ور گا ۔ وی ے می لا و وہی ے اے مدسس
و ہ لنکو ہطہ کر ے م سا و ہوے آںد کارو رکے لائے میں سہوت
ہوگی وراسا ویں وں مروں کی طاف د یہ کو گا ہمکی طرف راد ہو ہ کی مروروب ھے اور
حسر مرے ر ل دوسوں کو بھی ہدے یہ مرار ہے گورمٹ کی کا ی کو جلانا
اس طرف کے ممرس ار ہو ں مرں دوہوں کا رص ہے اسلیے میں اسدعا کرتا ہوں
کہ ہو مدست یسی ے گے میں و می لے لے حا ہں ورمجھے من ل کے ںک کلار
می ںک مصرے ورل اسلمست کی اما ت دھاے ح مر ۲ کلار م میں اہر
کا مطا تھا

Shri V D Deshpande Verbal change can come at the time of the amendment

مسٹر اسپیکر ۔ ڈ ر ہ ے کے م ہرو ل مسٹ کیا جاسکتا ہے ان مدمس
ہر ووٹ لیے ہے پہلے میں کلار ۳ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کلار ۳ کی ورڈنگ یہ
ہے کہ

Clause 8 —

In the Taluqas where resettlement is due and shown in the schedule there shall be levied a special assessment on lands for the year commencing on the 1st day of June 1952 and for each subsequent year at the rates shown in the same schedule "

اس سکس میں سدیول کا حوالہ ہے ہ سکس اسو ب ک ووٹ ڈ لیے نہیں رکھا جاسکتا
جب تک کہ اسلمسٹ پر ڈسکس ہ ہو اس سلسلہ میں

آ ر ںل حف مسر آ ر ل ممر مسھی کا بھی اسڈ مسٹ ہے

مسٹر اسپیکر ہاں وہی دیکھ رہا ہوں ۔

Shri Achutrao Kavade Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That on page 4 in column 8 (Dry) of the Schedule of the said Bill for the words "Two annas per rupee ', the following words be substituted, namely —

'One anna per rupee' "

M Speaker Motion moved

That on page 4 in column 3 (Dry) of the schedule of the sa d Bill for the words Two annas per rupee the following words be substituted namely —

One anna per rupee

Sl i G S ramulu Mr Speaker Sir I beg to move

(*a*) That on page 4 in column 3 (Dry) of the schedule of the sa d B ll for the words Two annas per rupee the following words be substituted namely —

One anna per rupee

(*b*) That on page 4 in column 4 (Wet) of the schedule of the sa d Bill for the words One anna per rupee the following words be substituted namely —

Half an anna per rupee

Mr Speaker Motion moved

(*a*) That on page 4 in column 3 (Dry) of the schedule of the said Bill for the words Two annas per rupee the following words be substituted namely —

One anna per r pee

(*b*) That on page 4 in column 4 (Wet) of tl e schedule of the said Bill for the words One anna per rupee the following words be substituted namely —

Half anna per rupee

سری سی سری راملو مسٹر سپیکر سر آنریبل منسٹر کے (جو ریونیو
منسٹر بھی ہیں) جواب کے بعد میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ کسانوں کی حالت کی
طرف انکو توجہ دلاؤں انہوں نے قبول کیا تھا کہ میں نے جو ترمیم کی وہ صحیح
ہے سکے بعد انہوں نے یہی کہا ہے کہ اگریکلچرل کموڈیٹیز
(Agricultural commodities) کی قیمتیں گھٹ رہی ہیں
سکے باوجود بھی سٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects and
reasons) میں بتایا گیا ہے کہ اگریکلچرل کموڈیٹیز کی قیمتوں میں انکریز (Increase
) ہوئی ہیں و سب پہلے ہی بیان تھا کہ قیمتیں گھٹ رہی ہیں اور
سٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیمتیں بڑھ رہی ہیں یہ ایک

ہی ہے سے بے ہی بل کو رجکٹ (Reject) کرنے کے قابل ہے یہ سلیم کیا ہے کہ کسان کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا ہے نکو وکچھ بلا اسکو س نے بر ن کی ں س صاف کردیا تعلم وری س س کا نسبہ ہ ف ہوگا اسکو ی ما ی ہے ؟ سامنے رہے کہ کوئی موقع نہیں ملا دو ی طرف ؟ کسان کو اس طرح مار دیا ہے دو رولنگ پارٹی کا یہ خیال کہ وکسان کی حالت بہتر کرینگی کہاں تک درست سمجھا جاسکتا ہے ؟ اس سے محض یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رولنگ پارٹی کسی نہ کسی طرح سے خرچے کو پانا چاہتی ہے لیکن حالات پر نظر نہ ڈالی جائے و افسوس ہے

مسٹر اسپیکر سب س پہلے کہی جاچکی ہیں

سری جی سری راملو ہم کسان کی حالت کو اسوقت تک نہیں بدل سکتے جب تک کہ

مسٹر اسپیکر سب سی باتیں ریپیٹ (Repeat) کی جا رہی ہیں اس طرح ریپیٹیشن (Repetition) سے کو فائدہ نہیں

سری جی سری راملو ہم جس کسان پر بار ڈال رہے ہیں اسکی گر حالت دیکھیں و معلوم ہوگا کہ اسکی زمین کی پیداوار گھٹ چکی ہے وہ اپنی حالت کسی طرح درست نہیں کرسکتا وہ اپنے کھیتوں کو کھاد نہیں دے سکتا اس پر آپ مزید بار ڈالنا چاہتے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے میں ہر ذمہ دار شخص سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ تو کسان راج کا نام لیکر یہاں بیٹھے ہیں ا ر ہر ذمہ دار شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی پیداوار کم ہو گئی ہے اور ہندوستان کو اس کا خمیازہ ہے کہ آئندہ ایک ایسا وقت آئیگا جبکہ اس میں کچھ بھی پیدا نہ ہوگا آج ہمارے گاؤں میں بھی صورت نظر آ رہی ہے زمین کی فرٹیلیٹی (Fertility) کم ہوتی جا رہی ہے بنجر کی زمین کو اوپر لانے کے لئے کچھ نہیں کیا جاسکتا ہے بدھوانے کی کسان میں سکت نہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہمارا ملک خود مکتفی ہو جائیگا ا یہ سب کاغذات پر لکھے جانے کی باتیں ہیں عمل نہیں ہوسکتا مسٹی جی تو چل بسے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ ان سے نکل کر دوسری خدمت پر دوسرے پروانس میں چلے گئے انکے ساتھ انکی اسکیم بھی چل بسی یہ حالت ہے اگر آپ ذرا چھوڑ کر پیدل چلیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کسان میں جان نہیں اسکے بیلوں میں جان نہیں آ ریبل ممبر کلوا کرتی نے اس کا ذکر کیا مگر یہ ڈاکٹرویل نہیں کہ جیسا چاہیں لکھیں سیڈول میں جو دو آنے ٹیکس لگانے کا ذکر ہے وہ نا مناسب ہے میرے دوست معروض نے یہ تجویز پیش کی کہ ۵ روپیہ تک روپیہ ادا کرنے والے کسانوں کو اس اضافہ سے مستثنیٰ رکھا جانا چاہئے اگر آپ کو اپنے خزانہ کا حساب پورا کرنا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ غریب کسانوں سے رقم وصول کی جائے آپ کے سامنے اسکی کئی صورتیں ہیں ہم آپکو نظام کا خزانہ دے سکتے ہیں

—

M Speake Do not ı epeat the same matteıs agaın They have b en ıepeated 40 oı 50 tımes I thınk

Sl ı G Srı amloo I thınk t needs repet t on many tımes noı e That ıs the pıtıable condıtıon

مں کہونگا کہ گرکم کم مں کی ب کھک ہ کا ا و رعوا

ںکا ہوں کھک و ہے رعاب کا ب کھک ی

ہر م کر ول و ہ نوع کر ہ ںکہ سد و کی کمی و ں کی لب کے
د طہ ھاوس رے مددست کو مول کہ ہ

श्री अच्युतराव मोगिराज कदम (कळम) अध्यक्ष मह राज हे बिल पुढे आलेले पाहून मला वामनावताराची अ ठवण ्होत आहे बट वामन अकवा बळी राजाकड दान मागण्यास गला व याने स त्त तीन प अले जमीन मागितली यानंतूर बळी राजान याची मागणी मा य केयावर वामनान बळी राजा या डोक्यावर अक पाऊल ठवले आणि याला जमीनीत गाडून टाकले याच प्रमाण हे बिल पुढ आल आहे असे वाटते

मिस्टर स्पीकर तुम्ही तिकाबद्दल बोलत आहा अमेंडमट (Amendmeı t) बद्दल बोला

श्री अच्युतराव मोगिराज कदम मी प्रस्तावना करतो आहे

मिस्टर स्पीकर आतापया प्रस्त वना पुष्कळ झाली

श्री अच्युतराव मोगिराज कदम आपण शेती या अुपन्नाच्या अकरी आठ वा कायदा तर असे दिसेल की निजाम स्टटमध्य प्र यक अकराला सरासरी ६८ ७ शर अ पन्न पडते काल मुख्य मध्याली स दिसले की अका अकरात ४० मण धान्य अुत्पन्न होते असा आवाचा कायदा तर शतकऱ्याला २ ० रुपय फायदा मिळल परंतु खरोखरच शेती करणारा मनुष्य असला तर यास कितका फायदा मिळ शकेल किंवा नाही याबद्दल मी साशंक आहे मी स्वत शेती करतो म्हणून मी सांगू शकतो की कोरडवाहू शतीमध्य जास्तीतजास्त अेकरी १०० शेर अुर्फोल किंवा मूग होअू शकतात कापा वेचणी निंदाणी वगरेचा खर्च वजा जाता अुपन्नाचा आकावा कायदा तर थोडासुद्धा फायदा शतकऱ्याला अुरत नाही जो स्वत शेतीत मेहनत करतो त्याला मात्र थोडासा फायदा होतो

तरी माझी अशी मागणी आहे की दोन आण्याअैवजी अेक आणा टॅक्स कायदा केला तर योग्य होईल

سری کانی رام کس راؤ سر ا سکر عمی سوس ہے ہ مں شدول کے
سدمسں کو مان ہں سکتا سکی و ہ سدھی سادھی ہے مں ے ہ ہل اس لیے

پیش کیا ہے کہ جس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے تھوڑی سی مقدار میں رقم مل سکے اس لیے یہ بل ہاوس کے سامنے لایا گیا

آنریبل ممبر سیٹھی نے آج جو باتیں کہیں میں سمجھتا ہوں ایک سو بار وہ انہیں دہراچکے ہیں آج بھی میں سمجھتا ہوں انہوں نے بیس بار ان الفاظ کو دہرایا ہیں ۔ عالی جناب نے صحیح طور پر ریمارک فرمایا ۔ ایسی باتوں سے کوئی فرق نہیں ہو سکتی اس طرح باتیں کی جا رہی ہیں جو بالاجمال جا رہا ہو میں نے بتایا ہے کہ جو دو آنے اور ایک آنے کا اضافہ کیا جا رہا ہے وہ کس طرح واجبی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اب اس کے لیے مزید صراحت کی ضرورت ہے ۔ اگر جدول کے لحاظ سے اضافہ عمل میں آئے تو میں نہیں سمجھتا کہ ۱۰ یا ۱۶ لاکھ سے زیادہ رقم مل سکے گی ان ۵ تعلقات کا اکزسٹنگ ٹوٹل اسسمنٹ (Existing total assessment) ایک کروڑ چوبیس لاکھ ستر ہزار ۹۰ روپے ہے اس پر دو آنے فی روپیہ اضافہ ہو تو (۶۲ے ۸ ۵۰ ۵) روپے ڈرائی لینڈس (Dry lands) کے ہوتے ہیں اس بل میں یہ بھی پراویسو (Proviso) ہے کہ کسی جاگیر ادبار کی ریونیو میں پہلے کمی کی جاکر اضافہ کا عمل ہوگا اسکی وجہ سے بھی وصول شدنی رقم میں کمی ہوگی اسکے علاوہ نظام آباد کے تعلقہ سے متعلق اضافہ نہ کرنے کا جو اسسمنٹ تھا اسکو قبول کرلینے کی وجہ سے بھی کمی پیدا ہوگی ان سب کو منہا کرنے کے بعد جسکی مقدار تقریباً ۳ لاکھ ہوگی ۵ لاکھ روپیہ کے قریب آمدنی میں اضافہ ہوگا جیسا کہ ایک اور بل ممبر نے کہا اگر دو آنے کی بجائے ایک آنہ اور ایک آنہ کی بجائے آدھ آنہ اضافہ کیا جائے تو اس بل کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اس کے لیے کوئی ایسی ریزن ایبل (Reasonable) بات بھی پیش نہیں رکھی گئی ہے جسے میں مان سکوں جو تجویز گورنمنٹ کی جانب سے ہاوس کے سامنے پیش کی گئی ہے وہ اس قدر ماڈسٹ (Modest) ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ ۱۰ لاکھ روپیہ آمدنی میں اضافہ کرسکتے ہیں اگر ترمیم اضافہ نصف کردیا جائے تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ آمدنی ۱۰ لاکھ کی بجائے ساڑھے سات لاکھ روپیہ ہوگی اس ساڑھے سات کے لیے میں ایک بل لاکر کیوں بدنامی حاصل کروں جو بل میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے وہ کم سے کم سمجھکر پیش کیا ہے ۔ اسکے باوجود بھی اس پر امینڈمنٹس لائے گئے ہیں تو میں یہ کہونگا کہ ہمیں جون کرنے کے لیے نہیں بلکہ حالات کے لحاظ سے اس بل کو پاس کیجیے اور امینڈمنٹس کو رد کردیجیے ۔

Mr Speaker I will now put the schedule and amendments to Clause 8 to vote

Shri G Sriramulu Sir, I would like my amendment to schedule to be put to vote

Mr. Speaker : The Question is :

"That the following words be substituted on page 4 in column 3 (Dry) of the schedule of the said Bill, *for* the words 'Two annas per rupee' :—

'One anna per rupee.'"

The Motion was negatived.

Mr. Speaker : The Question is :

"That the following words be substituted on page 4 in column 4 (Wet) of the schedule of the said Bill, *for* the words 'One anna per rupee' :—

'Half an anna per rupee'"

The Motion was negatived

Shri Achutrao Kavade : Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment, namely :

"That the following words be substituted on page 4 in column 3 (Dry) of the schedule of the said Bill, *for* the words 'Two annas per rupee' :—

'One anna per rupee'"

The Amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : Shri J. Anand Rao.

(Shri J. Anand Rao, the Mover of Amendment No. 8 to clause 8 was at this stage found not present in the House).

The Question is :

"That the following proviso be inserted after the proviso to clause 8 of the said Bill, namely:—

'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment.'"

The Motion was negatived.

Mr. Speaker : The Question is :

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 8 of the said Bill, namely:—

'Provided further that no pattadar or possessor paying 25 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.'"

The Motion was negatived.

Shri V D. Deshpande : I want my amendment to be put to vote.

Mr. Speaker : The first amendment, namely, 'Provided also that no rent of a tenant shall be increased due to this special assessment' has already been put to vote. Now, I shall put the other part to vote.

The Question is :

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 3 of the said Bill, namely :—

'Provided further that no Pattadar or Shikmidar paying 50 or less rupees of land revenue shall be liable to the levy of this special assessment.' "

श्री वामनराव देशमुख – माझी दुरुस्ती सूचना मताला टाकू विनंती

मिस्टर स्पीकर – लाउडस्पीकर पासून दूर राहून बोलाल तर ऐकू येईल

श्री वामनराव देशमुख – मी मताला टाकू विनंती

The Motion was negatived.

Mr. Speaker : The Question is:

"That the following words be substituted in line 3 of clause 3 of the said Bill for the words 'on lands' :—

'on land-holders who pay rupees hundred or more land revenue' "

The Motion was negatived.

Shri Waman Rao Deshmukh :

श्री वामनराव देशमुख – मी माझ्या दुरुस्ती सूचनेवर डिव्हीजन मागतो आहे

मिस्टर स्पीकर – काय डिव्हिजन (Division) मागता ?

Shri V. D. Deshpande : The bell should be rung, Sir.

Mr. Speaker: Yes. The bell should be rung, of course, all the formalities need be gone through.

(The bell was rung for three minutes)

Mr. Speaker : The Question is :

"That the following words be substituted in line 3 of clause 3 of the said Bill *for* the words 'on lands' :—

'on land-holders who pay rupees hundred or more land revenue' "

The Motion was negatived.

Smt. Laxmi Bai : Sir, The hon. Member pressed his amendment for a division.

Mr. Speaker: Now, I think, there is no need for counting votes

Shri K. L Narasimha Rao : Sir, I wish my amendment to be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is:

"That the words beginning with the words 'where assessments' and ending with the words 'Diwani areas' in lines 2 and 3 of proviso to Clause 3 of the said Bill be omitted."

The Motion was negatived.

Mr. Speaker : Shri Daver Husain's amendment has already been accepted.

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, there is one more amendment of the hon. Member for Nirmal.

Shri Gopidi Ganga Reddy : Sir,-I want my amendment to be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is :

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to Clause 3 of the said Bill, namely:—

'Provided further that special assessment shall not be levied on such land-holders who pay less than Rs. 50 land revenue.' "

The Motion was negatived.

Mr. Speaker: The Question is:

"That the following proviso be inserted *after* the proviso to clause 3 of the said Bill, namely.—

'and provided still further that the schedule caste and Schedule Tribe land-holders shall be exempted from the special assessment.' "

The Motion was negatived.

Mr. Speaker: The Question is.

"That clause 3, as amended, stand part of the Bill."

The Motion was adopted.

clause 3, as amended, was added to the Bill.

(Pause)

We shall now take up clause 4.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I wish to make just a verbal amendment to clause 4:

"The Special assessments made under this Act shall be in addition to the assessments which may be levied from a Pattadar as if this Act had not been passed."

The word 'as' is not necessary as it is likely to be misleading. The word 'as' has to be deleted because otherwise it might some times be misleading. It is my verbal amendment and I want to delete the word 'as'. The amended clause runs as follows:

"The special assessments made under this Act shall be in addition to the assessments which may be levied from a Pattadar if this Act had not been passed."

Mr. Speaker: Is it the pleasure of the House to grant the hon. Chief Minister permission to amend the clause?

The amendment was agreed to.

Mr. Speaker: The Question is:

"That clause 4, as amended, shall form part of the Bill."

The Motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Now, we shall take up amendments to clause 5.

Shri Shamrao Naik: Sir, I beg to move:

"That the following words be inserted in proviso to clause 5 of the said Bill *after* thewods 'special assessment', namely:—

'or addition to the areas shown in the schedule' "

Mr. Speaker: As per your amendment, clause 5 will read as follows:—

'Provided that no rate of special assessment or addition to the areas shown in the schedule shall be increased above the corresponding rate given in the schedule unless it is approved by a resolution of the Hyderabad Legislative Assembly.'

I am not able to follow it.

Shri Shamrao Naik: Sir, my intention in moving this amendment is, if there is any addition or extension in the area, the previous approval of this House is necessary. For this purpose, I am introducing this amendment.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir I do not know if I can say something which will satisfy the hon. Member who is trying to move the amendment. . .

Mr. Speaker: (addressing Shamrao Naik): Does the hon. Member think that these words are necessary because the Bill itself relates to the assessment....

Shri Sham Rao Naik (Hingoli-General): Sir, my intention is this:

The approval of this House is necessary under the Act if the rate of assessment is to be increased. Similarly, if

the Government intends to extend the area it should come to this Assembly and seek its approval.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I think, I have been able to follow my hon Friend. The Section purports to give power to the Government for adding areas and altering the rates of assessment. But the proviso limits that power and says that where the Government intends to alter the rate of assessment by increasing what has been put down in the schedule, they must come to the House and obtain a Resolution of the Assembly. Without that, that cannot be done That limitation has been put upon the power which has been given under part 1 of the clause. If I am correctly able to follow my Learned Friend, he wants that the Government should not be given any power of adding to the area also which has been given in the clause itself. That being so, his amendment is against that power itself and runs counter to the clause.

Mr. Speaker: It is not against the clause. What he says is: 'Provided that no rate of special assessment shall be increased.' That is one thing. Then, if you want to increase the area or villages of a particular taluq, for that purpose also, the hon. Member wants that you should come to the Assembly and seek its sanction.

Shri B. Ramakrishna Rao: But the effect of it is that the power you are giving under the main clause is being nullified, and the hon. Mover is clearly against the whole clause 5. If you permit me, Sir, I will explain ...

Mr. Speaker: We shall have discussion later on. Motion moved.

"That the following words be inserted in proviso to clause 5 of the said Bill *after* the words 'special assessment' namely:—

'or addition to the areas shown in the schedule' "

Shri B. D. Deshmukh: Sir, I beg to move:

Mr. Speaker: I think, this is the same as Shri Shamrao Naik's amendment.

Shri B. D. Deshmukh: There is a little difference. Effect is the same, but the wording is different.

Sir, I beg to move:

(*a*) "That the following words be inserted in line 2 of proviso to clause 5 of the said Bill, *after* the word 'assessment' namely:

'or area' "

(*b*) "That the following words be inserted in line 2 of proviso to clause 5 of the said Bill, *after* the word 'rate'.—

'or area' "

Mr. Speaker. Motion moved:

(*a*) "That the following words be inserted in line 1 of proviso to clause 5 of the said Bill, *after* the word 'assessment', namely:—

'or area'

(*b*) "That the following words be inserted in line 2 of proviso to clause 5 of the said Bill, *after* the word 'rate', namely:—

'or area' "

Now, there will be general discussion on these amendments.

Shri Shamrao Naik: Mr Speaker, Sir, My amendment is a very minor one and I thought it would be acceptable to the hon. Minister-in-charge of the Bill. But from what has transpired now, it is clear that it has caused a certain amount of ambiguity and misunderstanding. From the arguments that have emanted from the hon. the Chief Minister, I have reason to think that he is misunderstanding me because he says that the effect of my amendment is to nullify the whole clause of the Bill. I want to clarify this.

There is partial recognition under the proviso. As clause 5 stands, the hon. the Chief Minister will seek the approval of this House while increasing the rates of special assessment, and to that extent, the rights and privileges of the Members of this House are recognised. But, if the hon. the Chief Minister wants to add areas, or add some more taluqas in the Schedule, he will not, as I read the clause,

seek the permission of the House While he seeks the approval of this House by a resolution in so far as increasing the rate of special assessment is concerned, I am of opinion, the same principle should be adopted when he wants to alter or add to the areas or add some more taluqs to the schedule. The conditions that are laid down for enacting this Bill are contained in the Statement of Objects & Reasons, wherein it is stated that the general increase in prices of agricultural commodities has made it necessary for the Government to increase the assessment on land correspondingly. But now, when the Government intends in future to increase the area or alter the area, whatever it is, I doubt whether the prices of commodities then will remain as they are at present. With the withdrawal of the currency from the market, the prices of agricultural commodities and all other commodities, have gone considerable down causing a slump in the market. The superfluous increase in the prices of agricultural commodities is, I think, due to the circulation of bad money in the market. That is to say, the increase in the price of agricultural commodities is the result of the market value of the money circulated by the Government during war-period, going down to a considerable level; it was not in fact the increase in prices of the commodities, but the market value of the money, that has gone down in the war-period because of the withdrawal of the bad money that was circulated by the Government. These conditions may not be present at the time when the Government intends to add some more taluqs in the schedule. I, therefore, submit Sir, that Members of this House, who are representatives of the agricultural class, should have a say in any action that the Government may take at that time.

I, therefore think that it is necessary, in the same way as it is deemed necessary by the Hon'ble Minister in charge of the Bill to seek permission of this House while increasing the rates of assessment, that if he wants to add some more taluqas to the list already contained in the schedule, it should be incumbent upon him to seek permission of this House.

The special conditions laid down in the Statement of Objects and Reasons are on the face of it momentary and temporary. I think, the Government of Hyderabad will not be able to maintain the status quo because the withdrawal or circulation of currency is a matter of the Central Government

and is not within the competence of the State Government. If the Central Government intends to take such action, the State Government should also take necessary steps in the matter. The special assessment is warranted under certain conditions for specific purposes. Special assessments are not generally levied at any time at the whims of the Government or in order to make good the deficit budget. I think, in levying special taxes whether on agriculturists or any other class of people, it should be levied for a specific purpose and under special circumstances so that those people who are being taxed specially derive corresponding benefit from such taxation. But, here, we see that it is not the object of the Government in assessing the agricultural land. The object is clearly to make good the deficit budget and that only is the basis for the increase in assessment.

I have already stated that the increase in prices is superfluous and the present conditions will not be present at all times. It is not within the competence of the State Government to maintain the status quo and it is not within the competence of this House or the Government to maintain the same prices for the agricultural commodities. Already the agriculturists are groaning under heavy taxation that is prevailing. They will not be able to bear any additional taxation. Besides that, no purpose is specially laid down in the Statement of Objects and Reasons. When a particular class is required to pay special assessment, it should derive corresponding benefit out of such special assessment, and that benefit is absent here.

For these reasons, I would like the hon. Minister-in-charge of the Bill to accept my amendment. There has been partial recognition so far as the increase of rate is concerned and I would appeal to him to accept my amendment so that if and when it pleases him to alter or add some more talugs in the schedule, he should in the same way also seek approval by a resolution of the House in this behalf too. I request the hon. Minister-in-charge should concede that right to the Members of the House.

With these submissions, I close.

The House then adjourned till Two of the Clock on Friday, the 18th July, 1952.